ہفت روزہ

پاک جمہوریت

لاہور

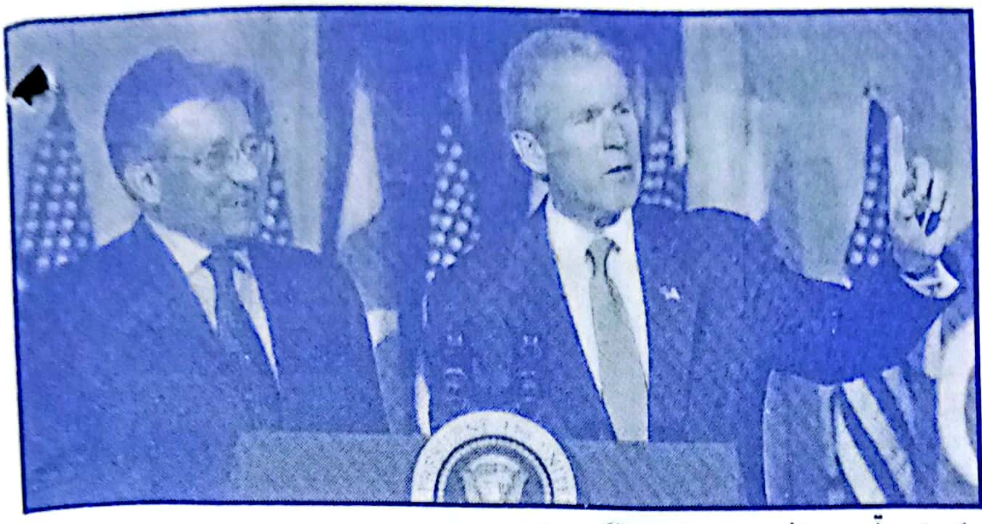

صدرِ پاکستان جناب پرویز مشرف کا دورۂ امریکہ

پاکستان کے صدر پرویز مشرف کے دورۂ امریکہ کے موقع پر صدر بش نے ایک پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ جس سے پاکستان کے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔

قرضوں میں ریلیف

صدر کانگریس کے ساتھ مل کر ایف وائی 03 کے تحت پاکستان کو تقریباً ایک ارب ڈالر کے قرضے معاف کرنے کیلئے کام کریں گے۔

جمہوری تعاون

پاکستان میں اکتوبر 2002ء میں قانون ساز اداروں کے انتخابات کے سلسلے میں امریکہ فنی امداد کے طور پر 20 لاکھ ڈالر کی امداد فراہم کرے گا۔ یہ رقم الیکشن کمشنروں کی ٹریننگ، ملکی مبصروں اور سیاسی پارٹیوں کے مانیٹروں اور الیکشن کے لیے سامان کی خریداری پر خرچ ہوگی۔

فروغِ تعلیم

ایف وائی 02 کے امدادی پروگرام کے تحت تعلیم کے فروغ کیلئے تین کروڑ 40 لاکھ ڈالر فراہم کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اگلے چند برسوں میں پاکستان کے تعاون سے تعلیم کے استحکام اور اصلاحات پر 10 کروڑ ڈالر خرچ کیے جائیں گے۔ اس پروگرام پر عملدرآمد کیلئے یو ایس ایڈ اور امور خارجہ، محنت اور تعلیم کے محکموں سمیت امریکہ کی مختلف سرکاری ایجنسیاں تعاون کریں گی۔ پروگرام کے پہلے سال کے دوران نصاب کی ترقی، ٹیچروں کی ٹریننگ اور بلوچستان اور سندھ کے صوبوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ پر دو کروڑ 80 لاکھ ڈالر خرچ کیے جائیں گے۔

محکمہ محنت ایف بی 02 گرانٹ کے تحت 50 لاکھ ڈالر کی اضافی رقم مہیا کرے گا، جو صوبہ پنجاب میں چائلڈ لیبر کے خاتمے اور نوجوانوں کو پیشہ وارانہ تربیت کی فراہمی پر خرچ ہوں گے۔

محکمہ تعلیم امریکہ اور پاکستان کے سکولوں کے درمیان تعلیمی تبادلوں اور ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے آٹھ لاکھ ڈالر دے گا۔ اس پروگرام پر ایجوکیشن پراجیکٹ کے ذریعے دوستی کو فروغ دیا جائے گا۔ اس پراجیکٹ کے نجی شعبے کے ارکان بھی اپنے طور پر ساڑھے چھ لاکھ ڈالر کی سرمایہ کاری کریں گے۔

دفاعی تعاون میں توسیع

فوج سے فوج کی سطح پر تعلقات پر تبادلہ خیالات کیلئے دفاعی مشاورتی گروپ کو دوبارہ تشکیل دیا گیا ہے۔

ایف وائی 03 کے تحت انٹرنیشنل ملٹری ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ (آئی ایم ای ٹی) کیلئے دس لاکھ ڈالر مہیا کیے جائیں گے۔

ایٹمی سلامتی سے متعلق معاملات پر مذاکرات دوبارہ شروع کیے جائیں گے۔

قانون پر عملدرآمد میں تعاون

دہشت گردی اور منشیات کے خاتمے کیلئے قانون پر عملدرآمد اور تعاون میں اضافے کی غرض سے مشترکہ ورکنگ گروپ قائم کیے جائیں گے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی

سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کیلئے بات چیت شروع کی جائے گی۔

خلائی تحقیق میں تعاون

دونوں ملکوں کے صدور نے موسمیات، مائیگریشن اور کمیونیکیشنز جیسے سائنسی اور سویلین شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے پر اتفاق کیا ہے۔

مارکیٹ تک رسائی

دونوں صدور نے اس بات پر اتفاق کیا کہ امریکہ پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی امریکی مارکیٹ تک رسائی کیلئے چودہ کروڑ 20 لاکھ ڈالر فراہم کرے گا۔

معیشت/تجارت

دونوں صدور نے دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کیلئے مشترکہ اقتصادی فورم قائم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ او پی آئی سی تیل اور گیس کے منصوبوں کیلئے پندرہ کروڑ ڈالر کا قرضہ فراہم کرے گا۔

علاقائی مسائل

افغانستان کے مستقبل پر صلاح مشورہ

صدر بش اور صدر مشرف نے افغانستان کی صورتِ حال پر تبادلۂ خیال کیا۔

جنوبی ایشیا میں امن اور سلامتی پر مشاورت

صدر بش اور صدر مشرف نے جنوبی ایشیا سے متعلق معاملات پر بھی گفت و شنید کی اور خطہ میں کشیدگی کم کرنے اور بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر سمیت تمام تنازعات کو طے کرنے کیلئے مذاکرات شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

ہفت روزہ

لاہور

پاک جمہوریت

چیئر پرسن

ساجدہ اقبال سید

مدیر اعلیٰ

پروین ملک

مدیر

محمد ضیاء آفتاب

سرکولیشن مینجر

سید زاہد رضا

تزئین

عزیز احمد ہمدانی

جلد 43 شمارہ نمبر 2

یکم تا 7 مارچ 2002ء

قیمت فی شمارہ =/ 5 روپے

سالانہ چندہ =/100 روپے

فون نمبر:-6305906-6305316

[illegible] تعلیم [illegible] منظور شدہ

حکومت پنجاب، سندھ اور سرحد کے محکمہ تعلیم کی طرف سے سکولوں اور لائبریریوں کے لئے منظور شدہ

فرمان الٰہی

[illegible]

[illegible]

آئینہ

صدر پاکستان جناب پرویز مشرف کا دورہ امریکہ

1- حضور اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے چند پہلو	لیاقت علی نیازی	2
2- مشہور مساجد	پاک جمہوریت فیچر سروس	4
3- رزق حلال	حکیم محمد سعید مرحوم	6
4- پنجاب میں پبلک سیفٹی کمیشن کیلئے رولز کی منظوری	پاک جمہوریت فیچر سروس	7
5- دس ٹیکس، ضلعی اور تحصیل کونسلوں کے سپرد	ایضاً	8
6- جرمانوں اور سزاؤں کا انتظام عدلیہ کے سپرد	ایضاً	9
7- مانیٹرنگ کمیٹیوں کا قیام اور دائرہ کار	ایضاً	9
8- 90 سکیموں کی منظوری	ایضاً	10
9- لوکل گورنمنٹ کمیٹی کا قیام	ایضاً	10
10- نقل مکانی	محمد جاوید پاشا	11
11- گھریلو تشدد	فرح دیبا	12
12- قصور (افسانہ)	عنبرین مظہر	14
13- موسم سرما کا تحفہ خشک میوے	مظہر حسین شیخ	15
14- درخت اور قومی ترقی	محمد سہیل قیصر ہاشمی	16
15- پھول	جاوید علوی	18
16- ملاقات ڈاکٹر فریدے مان ہلڈیڈر	ندیم چوہدری	19
17- نماز ایک نعمت ہے	محمد رحیم شریف	20
18- ملک کے ممتاز آرٹسٹ ایس ایم خالد سے ملاقات	رابعہ رسالو	21
19- طعام مشرق	نگہت جہاں	22
20- ٹوٹکے	تسلیم کوثر	24

ہماری دستاویزی فلمیں

ناظم مطبوعات پاکستان نے [illegible] 32-A [illegible] حبیب اللہ روڈ لاہور سے شائع کیا

مشہور مساجد

پاک جمہوریت فیچر سروس

"مسجد" وہ جگہ ہے جہاں مسلمان پانچوں وقت کی نماز ادا کرتے ہیں۔

عالم اسلام کی مشہور مساجد کے نام مندرجہ ذیل ہیں اور ان کا مختصر تعارف بھی لکھا جا رہا ہے۔

مسجد الحرام

یہ مکہ میں واقع ہے اس کے متعلق یہ مصرعہ... بہت مشہور ہے۔

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا

مسجد نبویؐ

جمال نبیؐ کا مرکز ہے۔ اس کا سنگ بنیاد سرکار دو عالمؐ نے اپنے ہاتھوں سے رکھا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ جب سرکار دو عالمؐ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ نے مسلمانوں کی اجتماعی طاقت کے لئے ایک مرکز کی ضرورت محسوس کی چنانچہ آپؐ نے نماز ادا کرنے کے لئے اس مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور اس مسجد کی بنیاد آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے رکھی۔

مسجد اقصیٰ

یروشلم بیت المقدس میں واقع اس مسجد کو مسلمانوں کا قبلۂ اوّل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آج کل یہاں اسرائیل کا قبضہ ہے۔

مسجد ابراہیمیؑ

دریائے اردن کے مغربی کنارے پر اور بیت المقدس کے جنوب میں بیس میل کے فاصلہ پر واقع [illegible]

مسجد حدیبیہ

یہ مسجد مکہ مکرمہ سے تقریباً [illegible] فاصلے پر [illegible] واقع ہے۔ [illegible] حدیبیہ کے مقام پر [illegible] مسلمانوں سے بیعت لی تھی [illegible] اب یہ مسجد تعمیر کر دی گئی ہے اور مسجد حدیبیہ کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔

مسجد خیف

یہ مسجد منیٰ میں واقع ہے۔ 8 ذی الحج کو حاجی منیٰ میں قیام کے دوران اور 10-11-12 ذی الحج کو نماز ادا کرتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق حضورؐ نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر یہاں نمازیں ادا فرمائی تھیں۔

مسجد قبا

مسجد نبویؐ سے تین چار میل کے فاصلے پر وادی قبا ہے اس میں جو آبادی ہے اسے قبا کہتے ہیں۔ ہجرت مدینہ کے زمانے میں آپؐ نے اس وادی میں قیام فرمایا تھا اور یہیں اپنے ہاتھوں سے اس مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو حضورؐ کے مدینہ پہنچنے کے بعد تعمیر ہوئی اس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

"یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد روز اول سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ اس مسجد میں دو نفل نماز پڑھنے کا ثواب

ایک عمرہ کے برابر ہے۔''

مسجد مشعر الحرام

یہ مسجد مزدلفہ میں واقع ہے۔ عرفات سے مغرب کی نماز پڑھے بغیر حاجی مزدلفہ روانہ ہوتے ہیں۔ مزدلفہ پہنچ کر مسجد مشعر الحرام کے قریب ٹھہرتے ہیں اور عشاء کے وقت مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھتے ہیں۔ پہلے مغرب کی نماز کے فرض اور پھر عشاء کی نماز کے فرض اس طرح اپنی دونوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ مسجد مشعر الحرام کو مسجد عقبیٰ بھی کہتے ہیں۔

مسجد قرطبہ

قرطبہ پر مسلمانوں نے 711ء (92ھ) میں قبضہ کیا اور امیر عبدالرحمٰن نے 756ء (138ھ) میں اسے اپنا دارالحکومت بنایا اسی نے اس مشہور عالم مسجد کی بنیاد ڈالی جو مسجد قرطبہ کہلاتی ہے۔ اس مسجد کی وجاہت لازوال ہے۔ انسان اندرونی حصے کی زیبائی دیکھ کر مبہوت رہ جاتا ہے علامہ اقبالؒ نے بھی اس پر ایک نظم لکھی ہے جو کہ ''مسجد قرطبہ'' کے عنوان سے مشہور ہے۔

جامع الازہر

جامع الازہر جسے قاہرہ میں سب سے پہلی مسجد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس مسجد کی بنیاد 354ھ میں ڈالی گئی اور 361ھ میں مکمل تعمیر کی گئی۔ آج کل اس مسجد کو دارالعلوم کی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں طلباءٔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دور دور سے آتے ہیں۔ مسجد میں ایک لائبریری بھی موجود ہے۔

شاہی مسجد

شاہی مسجد لاہور لافانی عمارات میں شامل ہے۔ اس مسجد کو اورنگ زیب عالمگیر کے حکم پر تعمیر کیا گیا۔ یہ مسجد لاہور شاہی قلعے کے مغرب میں واقع ہے۔ شاہی مسجد کو مغلیہ دور کا سب سے بڑا تعمیراتی کارنامہ کہا جاتا ہے۔ اس مسجد میں بیک وقت ایک لاکھ افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔

شاہی مسجد اپنی تعمیر کے لحاظ سے شان وشوکت کی مظہر ہے۔ اس کی تمام عمارت قالبوتی ہے اس میں لکڑی کا نام ونشان نہیں۔ شاہی مسجد کے 4 مینار ہیں جن پر چڑھ کر سارے لاہور کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

فیصل مسجد

یہ مسجد اسلام آباد میں واقع ہے اسے سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فیصل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہاں طلباء کے لئے دینی تعلیم کا مکمل انتظام ہے۔ مسجد کی لائبریری دیکھنے کے قابل ہے۔

☆☆☆

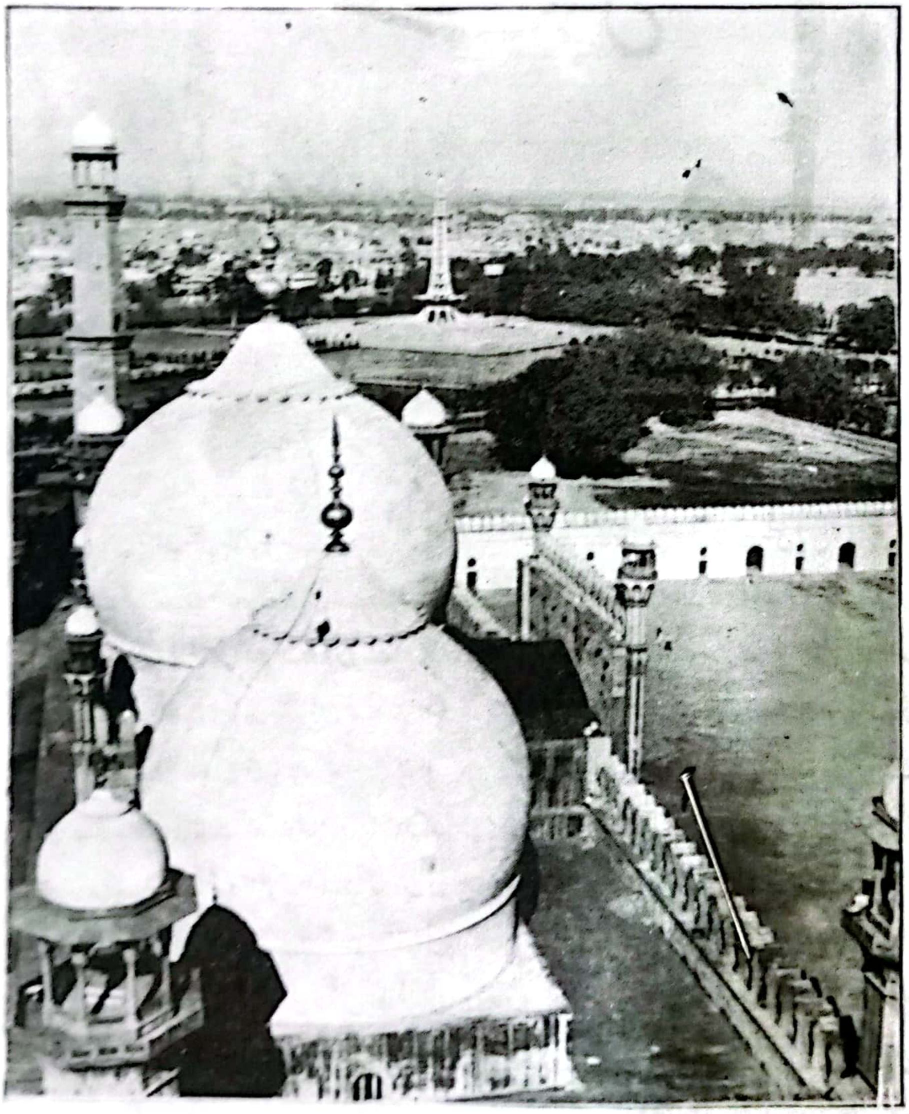

انسان پر اللہ جل شانہٗ کا سب سے بڑا فضل و کرم یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو گویائی سے نوازا ہے۔ یعنی اسے زبان عطا فرمائی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سے اپنے ذہن و قلب کی بات دوسروں تک پہنچا سکتا ہے اور دوسرے انسانوں کی بات سمجھ سکتا ہے اور دوسرے انسانوں کی بات سمجھ کر افہام و تفہیم اور سمجھ بوجھ سے ایک ایسا معاشرہ قائم کر سکتا ہے کہ جس کی اساس اخلاق اور جس کی بنیاد امن اور محبت ہو اور اس سے بڑا فضل و کرم یہ ہے کہ انسان کو عقل عطا فرمائی ہے، فکر کی طاقت دی ہے، سوچنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے، فیصلے پر قدرت بخشی ہے اور اس سے بڑا فضل و کرم یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کے مقام پر فائز کیا ہے یعنی اس کرۂ ارض پر جتنی مخلوق خدا ہے انسان کو ہر ایک پر فضیلت حاصل ہے۔ ہر جاندار پر اسے قدرت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کو نیک و بد، اچھے اور برے کی تمیز سکھائی ہے تا کہ وہ اس دنیا میں اپنے لئے سیدھے راستے اور صراط مستقیم کا فیصلہ کر سکے اور آخرت کا سامان کر سکے۔

آپ ذرا سی دیر کے لئے غور فرمائیے کہ اگر انسان کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہوتا اور اسے تمام دوسری مخلوقات پر یہ برتری اور تفوق حاصل نہ ہوتا تو انسان اور جانور میں کیا فرق ہوتا۔ اگر انسان گویائی، فہم و فراست، دانائی اور عقل و خرد سے محروم رکھا جاتا تو پھر وہ بھی ایک ایسا ہی حیوان ہوتا جیسے اس دنیا میں دوسرے حیوان ہیں۔ اگر انسان کو حیوان پر برتری حاصل ہے اور ضرور حاصل ہے تو پھر اس برتری کا مظاہرہ بھی ضرور ہونا چاہئے اور انسان کو اپنے عمل اور اپنے کردار، اخلاق اور اپنے سلوک و اسلوب سے ثابت کرنا چاہئے کہ اسے حیوان پر برتری حاصل ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بھوک اور پیاس کی حالت میں ایک حیوان اور جانور جہاں چاہتا ہے منہ ڈال دیتا ہے۔ کسی کا مال ہو وہ ہڑپ کر جاتا ہے اور اسے اس کے جائز و ناجائز ہونے میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ وہ حرام و حلال میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ حیوانِ محض ہے، عقل سے خالی ہے، فہم سے عاری ہے۔

ایک بزرگ تھے، وہب ابن الودود۔ ان کا مزاج یہ تھا کہ وہ کوئی چیز نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے جب تک یہ معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ چیز ان تک کن ذرائع سے پہنچی ہے۔ ایک دن ان کی والدہ نے دودھ کا پیالہ پینے کو دیا۔ آپ نے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے، اس کی قیمت کہاں سے ادا ہوئی اور کس شخص سے خریدا گیا ہے؟ ابن الودود یہ سب کچھ معلوم کر چکے مگر اطمینان پھر بھی نہ ہوا۔ آخر میں پوچھا کہ بکری نے جس کا یہ دودھ ہے اس نے چارہ کہاں سے کھایا تھا۔ انہیں معلوم ہوا کہ اس بکری نے ایک ایسی چراگاہ سے گھاس کھائی تھی جس پر مسلمانوں کا کسی طرح بھی کوئی حق نہ تھا۔ بس انہوں نے دودھ پینے سے انکار کر دیا۔ والدہ معظمہ کے اصرار پر فرمایا:

''بے شک اللہ رحمٰن ہے اور رحیم ہے۔ وہ رحمت کرنے والا ہے، میں اس کی رحمت کو گناہ سے آلودہ نہیں کر سکتا۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا اور اس سے پوچھا: ''کیا کام کرتے ہو؟'' اس نے جواب دیا: ''میرا ایک بھائی ہے جو مجھے کھانا وغیرہ کھلاتا ہے''۔ فرمایا: ''تو پھر تمہارا بھائی تم سے زیادہ عبادت گزار

ان ذرائع کمائی سے چند نہایت اہم نکات واضح ہوتے ہیں۔ سب سے اہم نکتہ حلال روزی کا پیدا ہونا ہے لیکن حلال روزی وہ ہے کہ انسان اسے اپنی محنت سے پیدا کرے اور حلال روزی وہ ہے جو قطعی جائز ذرائع سے کمائی جائے۔ اسلام اپنے پیروؤں کو دولت کمانے کی اجازت دیتا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ کمائی کے طریقوں میں اجتماعی مفاد کے لحاظ سے جائز اور ناجائز کا امتیاز قائم کیا جائے۔ یہ امتیاز اس قاعدے (کلیئے) پر مبنی ہے کہ کمائی کے وہ تمام طریقے اور راستے ناجائز ہیں جن میں ایک شخص کا فائدہ دوسرے شخص یا اشخاص کے نقصان پر ہو اور کمائی کا ہر وہ طریقہ جائز ہے جس میں فوائد کا مبادلہ اشخاص کے درمیان منصفانہ طور پر ہو۔

قرآن مجید و فرقان حمید نے اس قاعدے کلیئے کو اس طرح بیان کیا ہے۔

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقوں سے نہ کھایا کرو بجز اس کے کہ تجارت ہو آپس میں رضامندی کے ساتھ اور تم خود اپنے آپ کو (یا آپس میں ایک دوسرے کو) ہلاک نہ کرو۔ اللہ تمہارے حال پر مہربان ہے۔ جو کوئی اپنی حد سے تجاوز کر کے ظلم کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم آگ میں جھونک دیں گے۔''

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اکتساب مال کی جن صورتوں کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

''رشوت اور غصب' خیانت' چوری' یتیم کے مال میں بے جا تصرف' ناپ تول میں کمی' فحاشی پھیلانے والے ذرائع کا کاروبار' قحبہ گری اور بدکاری کی آمدنی' شراب کی صنعت' جوا' بت گری و بت فروشی' بت خانوں کی خدمات' قسمت بتانے اور فال گیری کا کاروبار' سود خوری۔''

ان تمام ذرائع سے جو روزی حاصل ہو گی اسلام ان کو حرام قرار دیتا ہے۔ حلال روزی صرف وہی ہو سکتی ہے کہ انسان محنت کرے' کام چوری نہ کرے' وقت متعینہ تک اپنے فرائض انجام دے' دیانت و امانت کو پیش نظر رکھے' کسی کا حق نہ مارے' فرائض اور حقوق کا خیال رکھے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ ہی رازق ہے اور وہی کل حلال کا سامان کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ ہی سب سے بڑا منتظم ہی تدبیر کرتا ہے۔

حلال روزی اللہ تبارک و تعالیٰ کا تحفہ ہے جو اللہ کا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حلال کمانے اور حلال روزی کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پنجاب میں پبلک سیفٹی کمیشن کیلئے رولز کی منظوری

پاک جمہوریت فیچر سروس

گورنر پنجاب نے پبلک سیفٹی کمیشن کی تشکیل کے لئے قواعد کی منظوری دے دی ہے۔ رولز کے مطابق کمیشن کے ممبران کی تعداد کا تعین صوبائی حکومت کرے گی۔ یہ رولز سٹی ڈسٹرکٹ اور تمام دوسرے اضلاع کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

پبلک سیفٹی کمیشن کے لئے ہر ضلع کونسل کے ممبران میں سے آدھے ارکان کا انتخاب کیا جائے گا جبکہ باقی ماندہ نصف ارکان کو صوبائی چیف ایگزیکٹو اس فہرست میں سے نامزد کرے گا/کرے گی جو خصوصی طور پر تشکیل شدہ سلیکشن پینل مرتب کرے گا۔

اسی طرح سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے لئے ضلع کونسل لاہور 3 ممبران کو نامزد کرے گی جبکہ 3 ممبران کو پنجاب اسمبلی نامزد کرے گی۔ جب تک اسمبلی وجود میں نہیں آتی یہ انتخاب صوبائی چیف ایگزیکٹو خصوصی سلیکشن پینل کی طرف سے تیار کردہ فہرست میں سے کرے گا/کرے گی۔

واضح رہے کہ ہر ضلع اور سٹی گورنمنٹ کے سیفٹی کمیشن میں ایک تہائی ممبران خواتین ہوں گی۔ سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے لئے مقرر کردہ سلیکشن پینل میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور ایک نامزدگی چیف ایگزیکٹو (صوبائی) اور ایک نامزدگی ضلع ناظم لاہور کی طرف سے کی جائے گی۔ اسی طرح ہر ضلع میں سلیکشن پینل کے سربراہ ڈسٹرکٹ سیشن جج ہوں گے جبکہ ایک' ایک نمائندہ ضلع کے ناظم اور صوبائی چیف ایگزیکٹو کی طرف سے ہوگا۔ ان تمام پینل ممبران کی نامزدگی 4 سال کے لئے کی جائے گی۔ ان رولز کے اجراء کے 15 دن کے اندر اندر ضلعی ناظم صوبائی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو اپنی نامزدگی سے مطلع کریں گے۔ ہر ضلع کے سلیکشن پینل کی طرف سے اپنے حصے کے ممبران کے چناؤ کے لئے قومی اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے خواہش مند افراد سے درخواستیں طلب کی جائیں گی اور باقاعدہ انٹرویوز کے بعد مناسب اور اہل افراد کی فہرستیں بنائی جائیں گی جن میں سے موزوں ترین افراد کی حتمی سلیکشن صوبائی چیف ایگزیکٹو کریں

گے۔ یہ سفارشات رولز کی اشاعت کے 30 دنوں کے اندر کی جائیں گی۔ لوکل گورنمنٹ کے صوبائی سیکرٹری 15 دن کے اندر اندر تمام اضلاع کے نائب ناظمین کو مطلع کریں گے کہ انہوں نے اپنی اپنی کونسلوں کے اراکین میں سے کتنے ممبران کو اپنے ضلع کے کمیشن کے ممبر کے طور پر منتخب کرنا ہے۔ اس طرح کے سرکلر موصول ہونے کے سات دن کے اندر ضلع کونسل اپنے خصوصی اجلاس میں خفیہ بیلٹ کے ذریعے یہ ممبران منتخب کرے گی، جو امیدوار سب سے زیادہ ووٹ لیں گے وہ کامیاب ہوں گے۔ حکومت ہر ضلع میں گریڈ 13 کا ملازم اس کمیشن کا سیکرٹری مقرر کرے گی۔

☆☆☆

دس ٹیکس

ضلعی اور تحصیل کونسلوں کے سپرد

پاک جمہوریت فیچر سروس

پنجاب حکومت کے اعلان کے مطابق ضلعی حکومتوں کے نئے نظام میں ضلعی کونسل کو 10، تحصیل ٹاؤن کونسل کو 10 اور یونین کونسل کو 7 ٹیکس یا چارجز لگانے کا اختیار ہوگا۔ نئے نظام کے تحت ضلع کونسل ایجوکیشن ٹیکس، ہیلتھ ٹیکس (صحت ٹیکس)، بڑی گاڑیوں کے علاوہ چھوٹی گاڑیوں پر ٹیکس، حکومت کی طرف سے تجویز کردہ کسی قسم کا ٹیکس، زمین کے تخمینہ جات پر ٹیکس یا چارجز، ضلعی گورنمنٹ کی طرف سے سکول، کالجز اور صحت کے شعبے میں دی جانے والی سہولیات پر ٹیکس، ضلعی حکومت کی طرف سے جاری کردہ لائسنس فیس، ضلعی حکومت کی طرف سے خدمات کے عوض اور حکومت کی طرف سے جرمانے یا دیگر وصولیوں کو اکٹھا کرنے کے عوض چارجز وصول کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ضلع کونسل نیشنل ہائی ویز اور صوبائی سڑکوں کے علاوہ ضلع کی حدود میں بننے والی نئی سڑکوں اور پلوں پر ٹال ٹول ٹیکس بھی وصول کر سکتی ہے، تحصیل اور ٹاؤن کونسل پیشہ وارانہ خدمات پر ٹیکس لگانے کے علاوہ غیر منقولہ جائیداد کی کسی دوسرے کو منتقلی پر، سالانہ کرائے کی بنیاد پر دی جانے والی عمارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے اشتہارات کے سوا ہر قسم کے اشتہارات، میلوں، تفریحی پروگراموں، زرعی شو، میلہ مویشیاں، صنعتی نمائشوں، کھیلوں کے انعقاد اور دیگر عوامی تقریبات، عمارات کی تعمیر کے لیے تیار کردہ منصوبوں اور عمارات میں تبدیلی کرنے پر ٹیکس لگا سکتی ہے۔ کسی بھی ضابطہ حیات کی خلاف ورزی اور لائسنس کے اجراء میں تاخیر پر وصول کئے جانے والے جرمانے پر چارجز یا لائسنسز قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر فیس یا جرمانہ کی وصولی، شہریوں کو پینے کا صاف پانی، گندے پانی کے نکاس، لائٹنگ کی بحالی اور فراہمی پر چارجز/ ٹیکس، سینماؤں، ڈراموں اور تھیٹر شوز ٹکٹوں کے اجراء پر فیس چارجز وغیرہ صوبائی حکومت ضلعی یا یونین انتظامیہ کی طرف سے وصولیاں اکٹھی کرنے پر چارجز وصول کر سکتی ہے۔

☆ اسی طرح یونین کونسل بھی، پیشہ وارانہ ماہر اور ہنر سکھانے والے اداروں پر، منڈی میں مویشیوں کی فروخت پر، دیگر مارکیٹوں سے فیس، پیدائش، موت اور شادی کے لیے سرٹیفکیٹ (نکاح نامے) کے اجراء پر، یونین کونسل کو دی جانے والی مخصوص خدمت کے عوض، شہریوں کے استعمال کے لیے مہیا کی جانے والی لائٹنگ پر، نکاسی آب اور پانی کی سپلائی کے عوض چارجز لگا سکتی ہے۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ کسی مخصوص ٹیکس کو لگانے سے قبل تینوں کونسلیں صوبائی حکومت سے اجازت لینے کی پابند ہوں گی۔

☆☆☆

جرمانوں اور سزاؤں کا نظام عدلیہ کے سپرد

پاک جمہوریت فیچر سروس

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کی دفعات 141، 144 اور 145 پر نظر ثانی کے بعد حکومت پنجاب نے جرمانوں اور سزاؤں کے اختیارات لوکل گورنمنٹ کی بجائے مکمل طور پر عدلیہ کے سپرد کر دیئے ہیں جس کے تحت سرکاری آفیسر یا اہلکار لوکل گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر مختلف سزائیں اور جرمانے کر سکے گا جبکہ 5 ہزار تک جرمانہ اور تین سال تک قید کا اختیار انتظامیہ سے واپس لے لیا گیا ہے۔

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کی دفعات 141، 144 اور 145 پر نظر ثانی کے بعد تجاوزات، ناجائز تعمیرات، مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر دھماکہ خیز مواد کی تیاری، ذخیرہ یا فروخت کرنے پر، آلودگی پھیلانے پر، اوور چارجنگ پر، جعلی ٹیکس فارم تیار یا استعمال کرنے پر، بلڈنگ بائی لاز کی خلاف ورزی پر، خطرناک عمارتوں کو نہ گرانے پر، غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ قائم کرنے پر، ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی پر انتظامی افسران کی بجائے عدالتی مجسٹریٹ تین سال قید کی سزا کے علاوہ 15 ہزار روپے سے زائد جرمانہ کر سکیں گے جبکہ دوبارہ خلاف ورزی پر ایک ہزار روپے یومیہ سے زیادہ جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

سرکاری آفیسر یا اہلکار، لوکل گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر منڈی مویشیاں یا بکر منڈی قائم کرنے، غیر قانونی طور پر سٹال لگانے، پھیری، تھڑہ اور ریڑھی لگانے، غیر قانونی طور پر ذبح شدہ جانوروں کی فروخت، ممنوعہ علاقوں میں مویشی رکھنے، پٹے اور سنگلی کے بغیر کتے یا دیگر خوفناک جانوروں کو رکھنے یا پالے جانے، درخت کاٹنے یا بغیر لائسنس کاروبار، سڑک یا نالی کی توڑ پھوڑ، مین پائپ، واٹر سپلائی یا سیوریج کی تنصیبات میں رکاوٹ پیدا کرنے کے اس کے علاوہ ٹیکس ادا نہ کرنے اور مضر صحت اشیاء کی تیاری پر 6 ماہ قید اور 5 ہزار روپے سے زائد جرمانہ کر سکیں گے۔ دوبارہ خلاف ورزی پر [illegible] روپے کے حساب سے جرمانہ ہوگا۔ پتنگ بازی اور دھات کی تار کے استعمال یا پتنگ بازی کیلئے فروخت پر بھی 6 ماہ تک قید اور پانچ ہزار سے زائد جرمانہ کر سکیں گے۔

لوکل گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر [illegible] معاملات پر ایک ماہ قید اور پانچ ہزار روپے سے زائد جرمانہ ہوگا۔

- ☆ قبرستان یا شمشان کے علاوہ مردے دفنانا۔
- ☆ غلط معلومات فراہم کرنا۔ وال چاکنگ۔
- ☆ ممنوعہ علاقے میں ہارن یا شور۔
- ☆ بھیک مانگنے اور کبوتر بازی وغیرہ۔

☆☆☆

مانیٹرنگ کمیٹیوں کا قیام اور دائرہ کار

پاک جمہوریت فیچر سروس

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے تحت ہر سطح پر لوکل گورنمنٹ کو امور کے بہتر انداز میں سرانجام دینے کے لیے اور لوکل گورنمنٹ اداروں پر چیک اینڈ بیلنس کے اصول کے تحت مانیٹرنگ کمیٹیوں کا ایک سلسلہ قائم کیا جائے گا۔ یہ مانیٹرنگ کمیٹیاں شہریوں کو بہتر سہولیات کی فراہمی کی نگرانی کریں گی۔ ان کمیٹیوں میں خواتین کو بھی ایک تہائی نمائندگی حاصل ہوگی۔ نگران کمیٹیوں کے علاوہ بھی چند دوسری کمیٹیاں تشکیل دی جا رہی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضابطہ اخلاق کمیٹیاں

ایسی کمیٹیاں ضلع/ تحصیل/ ٹاؤن اور یونین کی سطح پر بنائی جا رہی ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں ضابطہ اخلاق کی پابندی کرانا اور شہریوں کی شکایات کا ازالہ کرنا شامل ہے۔

اکاؤنٹس اینڈ فنانس کمیٹیاں

یہ کمیٹیاں بھی ہر سطح پر قائم ہوں گی جو لوکل کونسل کے مالیاتی امور کی نگران و ہینڈلنگ کی ذمہ دار ہوں گی۔ ان کمیٹیوں میں خواتین نمائندوں کی موجودگی سے وسائل کی منصفانہ تقسیم میں بہتری آئے گی۔

لوکل گورنمنٹ کمیٹی کا قیام

پاک جمہوریت فیچر سروس

بلدیاتی آرڈیننس کے تحت گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول نے ضلعی حکومتوں کے معاملات کی نگرانی کے لئے ''لوکل گورنمنٹ کمیٹی'' کے ممبران نامزد کر دیئے ہیں۔ نامزد کئے جانے والے تین ممبران میں لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اللہ نواز، سابق چیف سیکرٹری آزاد کشمیر چودھری محمد اشرف اور جنرل پبلک سے پریذیڈنٹ ایس او ایس ولیج مسز ثریا انور شامل ہیں۔

۹۰ سکیموں کی منظوری

پاک جمہوریت فیچر سروس

ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی نے ضلعی حکومت لاہور کا بجٹ منظور ہونے کے بعد تعلیم، صحت، سڑکوں و گلیوں کی تعمیر و مرمت، سالڈ ویسٹ، زراعت اور سوشل ویلفیئر کی 90 سکیموں کی منظوری دی ہے۔ یہ سکیمیں 807-997 ملین روپے کی لاگت سے مکمل کی جائیں گی۔ کمیٹی نے شہری حدود میں سڑکوں اور گلیوں کی تعمیر و مرمت کی 38 سکیموں کی منظوری دی ہے جو 15.527 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوں گی، اسی طرح لاہور کی چار ماڈل یونین کونسلوں 11، 13، 123، اور 149 میں 38.62 روپے کی لاگت سے سڑکوں کی تعمیر کی 27 سکیمیں منظور کی گئیں۔ جو اجلاس میں سکندریہ کالونی میں سالڈ ویسٹ ٹرانسفر کی تعمیر کی منظوری دی گئی جس پر 191.3 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ اجلاس میں لاہور میں پانچ ملین روپے کی لاگت سے خواتین کے لئے دارالامان کی تعمیر کی بھی منظوری دی گئی، جہاں پر بے سہارا اور بھکاری خواتین کو کڑھائی، سلائی، دستکاری اور دیگر ہنر سکھائے جائیں گے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت طور پر روزگار کما سکیں۔

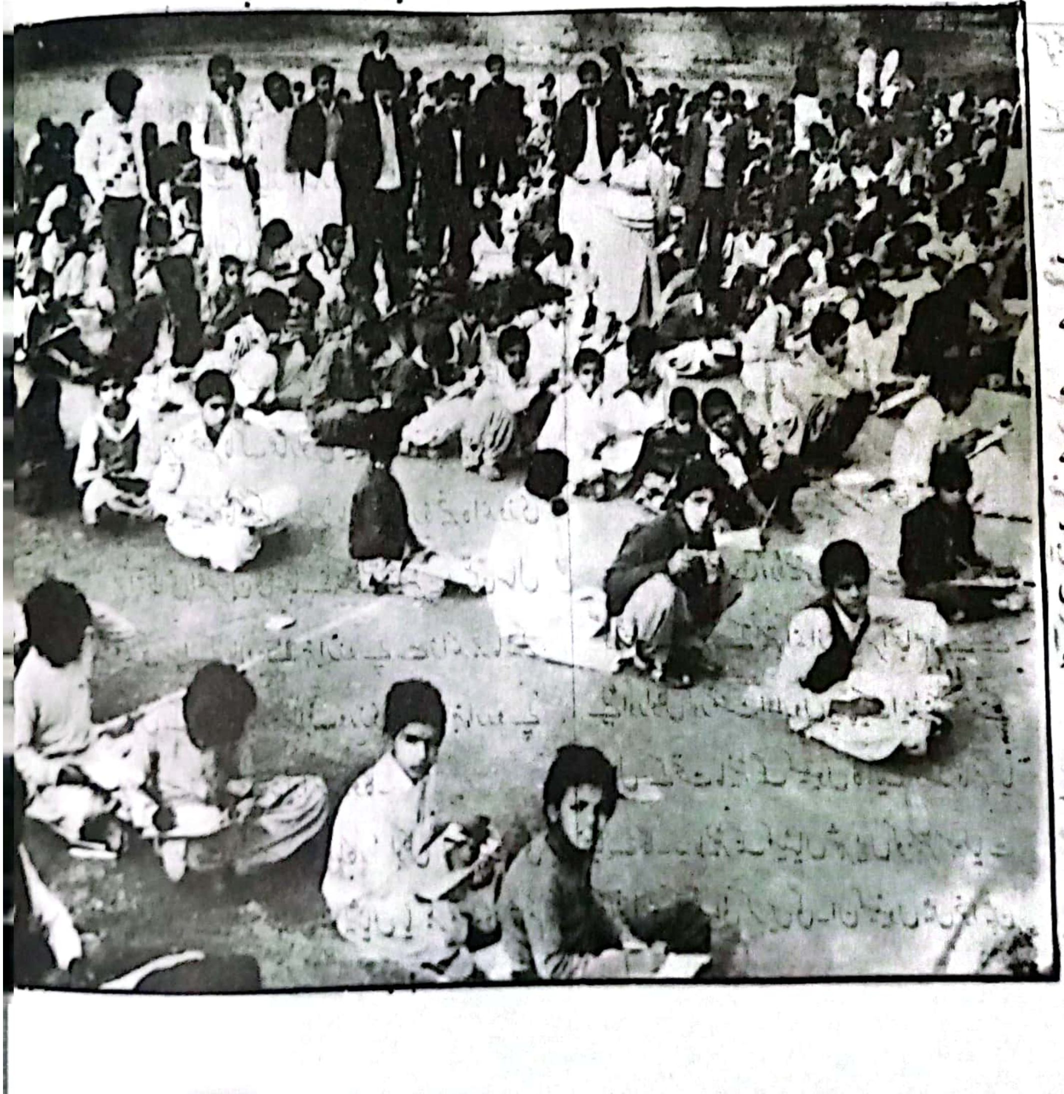

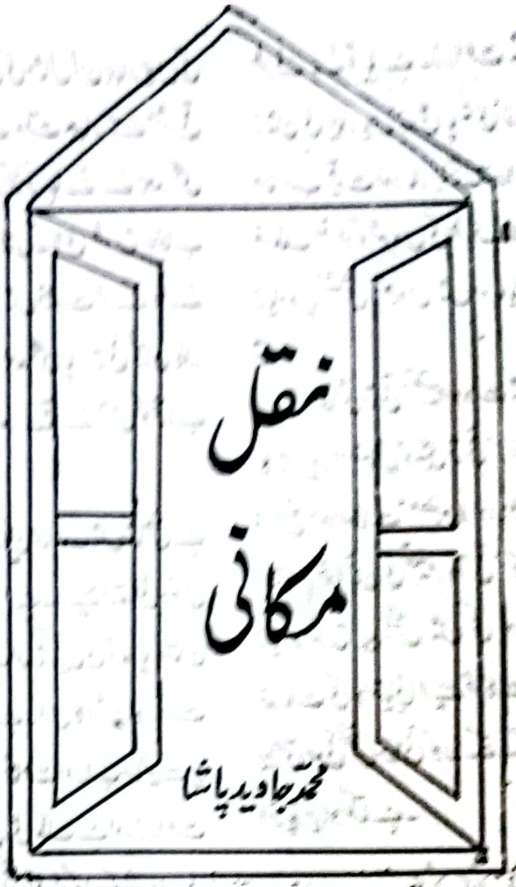

نقل مکانی

محمد جاوید پاشا

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے!

مشہور مقولہ ہے کہ پردیس میں گلی کا کتا بھی یاد آتا ہے کیونکہ کوئی بھی اپنا گھربار، گاؤں، شہر یا دیس اپنی خوشی سے نہیں چھوڑتا۔ معاشی، سیاسی اور معاشرتی حالات اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ انسانوں کی انفرادی یا اجتماعی نقل مکانی کسی بھی علاقے کی معاشی اور معاشرتی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ نقل مکانی اندرون ملک بھی ہوتی ہے اور بیرون ملک بھی۔ اندرون ملک نقل مکانی عام طور پر گاؤں، قصبے اور چھوٹے علاقوں سے شہروں کی جانب ہوتی ہے جبکہ بیرون ملک نقل مکانی کے محرکات بالعموم سیاسی اور سماجی ہوتے ہیں۔ بعض جگہ لوگ اپنی مرضی سے اِدھر سے اُدھر جاتے ہیں بعض جگہ لوگوں کو جبراً نقل مکانی پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔

موجودہ دور کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ نقل مکانی کی کسی بھی شکل کا سب سے زیادہ اثر شہری آبادی اور شہری رہن سہن پر پڑتا ہے۔ آج دنیا کی آبادی کا تقریباً 50 فیصد شہروں میں آباد ہے اسی بناء پر شہروں میں صاف پانی کا حصول، رہائش، تعلیم، روزگار، نکاسیٔ آب، ذرائع مواصلات اور امن عامہ جیسے معاملات ایک بڑا مسئلہ بنتے جا رہے ہیں۔ آج دنیا بھر میں ہر سال 81 ملین افراد نقل مکانی کرتے ہیں اور ان سب کا رخ شہروں کی جانب ہی ہوتا ہے۔

نقل مکانی۔ قبل از تاریخ سے دور جدید تک

نقل مکانی قبل از تاریخ سے چلی آ رہی ہے مگر اس وقت اس کے محرکات آج کے حالات سے یکسر مختلف تھے۔ تب زیادہ تر نقل مکانی موافق موسمی حالات، زمین کی زرخیزی، پانی کی عدم دستیابی اور حیوانات کے لئے موافق موسم و نباتات کی دستیابی وغیرہ کے لئے ہوتی تھی۔

جوں جوں وقت گذرتا چلا گیا تہذیب، تمدن، معاشرت، ثقافت اور مذہب پھلنے پھولنے لگے تو اس کے ساتھ ساتھ نو(ر)ی قومیں اور جماعتیں بھی ظہور پذیر ہوئیں۔ دولت کی غیر مساوی تقسیم، مذہبی اختلافات، حکومت واقتدار اور جنگیں قرون وسطی کی نقل مکانی کے اہم محرکات بنے ہیں۔

کسی خاص عقیدے، نظریے یا مذہب کی ترویج و ترقی کے لئے بھی لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑا۔ ایک اہم نقل مکانی یا ہجرت، ہجرت مدینہ ہے جب سرور کائناتؐ نے مکہ سے مدینہ کی طرف اسلام اور رضائے الٰہی کی خوشنودی کے لئے ہجرت کی اور یہی ہجرت اسلام میں ایک اہم موڑ اور اسلامی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوئی۔ قرون وسطی کی نقل مکانی میں دیگر اہم وجوہات بیماریوں کا پھوٹ پڑنا، سیلاب، قحط اور خشک سالی بھی تھیں۔

آج کے دور میں فرد واحد اور حکومتیں بھی اپنے حالات، اختیارات اور معاشی آسودگی کی خاطر ہر طرح کے سمندر سے گزر جانا چاہتے ہیں اور اس دھن میں سات سمندر پار تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔ انسانی آزادی، حقوق کی علمبرداری اور ملکی آزادی بہت اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کی انگریزی تسلط سے آزادی اور اس کے نتیجہ میں ایک بڑی نقل مکانی گذشتہ صدی کی ایک بڑی ہجرت ہے جس میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ بھارت کے مشرقی اور مغربی علاقوں سے جہاں مسلمان اکثریت میں نہ تھے یا سیاسی چالوں کے پیش نظر اقلیت بنا دیا گیا تھا فورسڈ (FORCED) نقل مکانی کے تحت پاکستان کے علاقوں میں آئے۔

معاشی تفریق اور امتیاز، ذرائع اور مواقع میں فرق، معیار زندگی میں فرق، بنیادی حقوق کی پامالی اور جنگ آج کے جدید دور کے وہ حالات ہیں جو انفرادی اور اجتماعی نقل مکانی کا موجب بنتے ہیں۔

افغانستان سے افغان مہاجرین کی پاکستان اور ایران میں آمد دورِ جدید کی سب سے بڑی نقل مکانی ہے جس میں انسانوں کو مجبوراً اپنے گھر بار اور علاقے چھوڑنے پڑ رہے ہیں۔

نقل مکانی کے اثرات

آج دنیا میں دس کروڑ افراد اپنے پیدائشی شہر یا ملک سے باہر بس رہے ہیں۔ ان کی یہ نقل مکانی زیادہ تر مہاجرین و متاثرین پر مشتمل ہے جبکہ بہتر روزگار و حالات نے بھی لوگوں کو گھروں سے دور کر دیا ہے۔

نقل مکانی کے اثرات: نقل مکانی کرنے والوں کو بہتر حالات دیتے ہیں جبکہ یہ لوگ جس جگہ یا علاقے میں وارد ہوتے ہیں وہاں کی معاشی، سماجی اور سیاسی زندگی میں ابتریاں آتی جاتی ہیں۔ زمین، مکان اور رہائش مہنگی ہو جاتی ہے اور روزگار کے مواقع کم پڑ جاتے ہیں۔ اشیائے ضرورت کم یاب ہونے کے ساتھ ساتھ مہنگی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ لوگوں کو سہولیات زندگی بشمول پانی، صحت، تعلیم، نکاسیٔ آب، ٹرانسپورٹ اور دیگر خدمات غیر معیاری اور کم ہوتی چلی جاتی ہیں۔

معاشی اور ثقافتی طور پر نقل مکانی علاقے پر حتمی اثرات ڈالتی ہے۔ زبان، عقائد، رہن سہن اور ثقافت ایسے محرکات ہیں جو نقل مکانی کرنے والے اپنے ہمراہ لے پھرتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں وہاں انہیں apply کرتے ہیں۔ مخصوص روایات اُن علاقوں میں پہلے سے جاری و ساری معاشرتی ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔ زبان، مذہب اور عقائد کے تضاد نے بہت سے فساد برپا کیے ہیں۔ معاشی فرق اور دولت کی غیر مساوی تقسیم بھی انسانی جذبوں میں انتقام کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ یہ جذبہ مختلف رویوں کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ علاقائی وابستگی بھی مقامی امن و سکون کو خراب کرتی ہے جس کی مثال ان بہاریوں کی ہے جو تقسیم پاک و ہند کے وقت بہار سے مشرقی پاکستان گئے اور اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی "بہاری" ہیں بنگلہ دیشی نہیں۔ اسی طرح ہندوستان (متحدہ پنجاب) سے سندھ میں ہجرت کرنے والے آج ۶۳ سال گزرنے کے بعد بھی پاکستانی نہیں بلکہ مہاجر ہیں۔ یہ گروہ بندی علاقے کے امن کو خراب کرنے کا باعث بنتی ہے۔

پاکستان بدقسمتی سے اُن ممالک میں شامل ہے جو مہاجرین کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اپنے ابتدائی دنوں سے لیکر آج کے اس دور تک مہاجرین کی آمد پاکستان کے لئے ایک بڑا مسئلہ رہا ہے۔ اس کا اثر براہ راست ملک کی معیشت، معاشرت، ثقافت اور اب سالمیت پر پڑ رہا ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور زراعت کے شعبہ میں مسائل میں اضافہ لوگوں کو شہروں کی طرف لے آیا ہے۔ زراعت میں کم سرمایہ کاری، زمین کی بیماریاں، زرعی پالیسی، زرعی اجناس کی غیر مناسب قیمت اور مارکیٹنگ زراعت کے شعبے سے منسلک افراد کو شہروں کی طرف لا رہی ہے جہاں وہ زیادہ پرکشش شعبوں میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں۔

معاشی ترقی، تقسیم دولت میں مساوات، ذرائع کا بھرپور استعمال، دیہی ترقی، زراعت کی ترقی، بہتر ذرائع مواصلات، مضبوط اور مؤثر مارکیٹنگ، سیاسی استحکام، خواتین کی تعلیم و ترقی، گاؤں کی سطح پر بہت زیادہ شرح پیدائش میں کمی اور معاشی و معاشرتی خدمات کی دستیابی ایسے محرکات ہیں جن کا فروغ بڑھتی ہوئی نقل مکانی کو روکنے کے لئے بہتر انداز میں اثر پذیر ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

گھریلو تشدّد

فرح دیبا

عورتوں پر تیزاب پھینکنا، چولہا پھٹنے کی آڑ میں قتل کرنا، مخالفین سے انتقام لینے کے لئے ان کی عورتوں کی تذلیل، باہم مخالف فریقین سے صلح کے لئے عورتوں کا تبادلہ وغیرہ ایسے معاملات۔۔۔ ہیں جو ہمارے ملک کے ہر صوبے اور ہر شہر میں عام ہیں۔

گھریلو تشدد کو ہمارا معاشرہ، ہماری عدلیہ، پولیس اور قانون جرم خیال نہیں کرتے۔ ہمارے ہاں گھریلو تشدد کے حوالے سے کوئی مخصوص قانون موجود نہیں ہے۔ ہماری عدالتوں بالخصوص اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی اکثریت مرد حضرات پر مشتمل ہے اس لئے عورتوں کو اپنے قانونی اور انسانی حقوق کے حصول کے لئے بے پناہ مشکلات کا سامنا ہے۔ پاکستان کی چاروں

ہائی کورٹس میں خواتین ججوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت سپریم کورٹ میں ایک بھی خاتون جج نہیں۔ اس صورت حال میں ملک میں قانونی نظام سے عورتوں کے لئے انصاف کی توقع عبث ہے۔ مروجہ غیرت کے نام پر قتل کے ملزموں کے بارے میں عام طور پر نرم رویہ اختیار کرتے ہیں نتیجتاً ایسے ملزم یا تو رہا ہو جاتے ہیں یا پھر بہت کم سزا پاتے ہیں۔

گھریلو تشدد کا شکار عورتوں کی اکثریت ظلم سہتی رہتی ہے لیکن اس غیر انسانی فعل کے خلاف آواز نہیں اٹھاتی اور اگر کبھی وہ ایسا کرنے کیلئے تیار ہو جائے تو پولیس اور دیگر ادارے اس کی دادرسی کرنے کی بجائے اس کی حوصلہ شکنی کرتے اسے ڈراتے دھمکاتے ہیں اور اسے ان لوگوں سے صلح کا مشورہ دیتے ہیں جنہوں نے اسے تشدد کا نشانہ بنایا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج لاہور کے تھانوں میں شاید ہی کوئی ایف۔ آئی۔ آر ایسی ہو جو گھریلو تشدد کے حوالے سے درج ہوئی ہو۔

پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 25 تمام مردوں اور عورتوں کو برابر کے حقوق دیتا ہے اور جنس کی بنا پر امتیاز اور تفریق کی ممانعت کرتا ہے اس واضح آئینی آرٹیکل کے باوجود ایسے متعدد قوانین موجود ہیں جو عورتوں کے حقوق سے متصادم ہیں۔ پاکستان نے 1996ء میں عورتوں کے خلاف تمام تعصبات اور امتیازات کے خاتمے کے بین الاقوامی کنونشن پر دستخط کئے لیکن اس کنونشن کی دستخط کنندہ ہونے کے باوجود پاکستانی ریاست عورتوں کے حقوق کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں بُری طرح ناکام رہی ہے۔ عورتوں کے خلاف تشدد میں اضافہ ہوا ہے اور جنس کی بنا پر سماجی اور معاشی تفریق مزید گہری ہوئی ہے۔

عورتوں کے بنیادی انسانی حقوق کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ عورتیں پوری قوت سے شعوری طور پر متحرک اور منظم ہوں اور ان قوتوں کو ناکام بنائیں جو کسی بھی حوالے سے عورتوں کے حقوق کی انکاری اور مخالف ہیں۔

☆☆☆

قصور

عنبرین مظہر

عروش سکول سے واپس آئی تو گھر میں ساری چیزیں بکھری پڑی تھیں۔ یہ تو خیر روز کا معمول تھا۔ عروش کو دو سال ہوئے تھے سکول میں نوکری کرتے ہوئے۔ سات سال پہلے جب وہ اس گھر میں آئی تو برتن ٹوٹنے کی آوازیں اس کے کان میں گونجنے لگیں پھر یکے بعد دیگرے چار بچے ہو گئے لیکن برتن ٹوٹنے کی آوازیں ویسے ہی آتی رہیں۔ پرویز کو نجانے کہاں سے نشے کی عادت پڑ گئی تھی جب اسے نشے کے لئے پیسے نہ ملتے تو وہ برتن توڑنے لگ جاتے۔ گھر میں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی گھر ویران اور خالی لگتا۔ سارا دن عروش پرویز کا انتظار کرتی رہتی اب تو پرویز راتوں کو بھی باہر رہنے لگے تھے۔ اکیلی عروش تنہائی سے تنگ آ چکی تھی اگر بچے نہ ہوتے تو نجانے کیا حال ہوتا۔

ایک رات پرویز گھر آئے نشہ نہ ملنے کی وجہ سے اُن کی بری حالت تھی۔ عروش گھبرا گئی تھی۔ پرویز آتے ہی بے ہوش ہو گئے کون تھا جو ان کو ہسپتال پہنچاتا اور ان کے علاج پر روپے خرچ کرتا۔ صبح عروش کی آنکھ کھلی تو پرویز پر نظر پڑی جو ابھی تک گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔ عروش ناشتہ کر کے بچوں کو ساتھ لے کر سکول چلی گئی اور باہر سے دروازے کو تالا لگا گئی تاکہ پرویز باہر نہ نکل سکے۔ ادھر جب پرویز کی آنکھ کھلی تو بخار سے بدن لال سرخ ہو رہا تھا۔ کھانے کو کچھ ہوتا بھی تو اتنی ہوش کہاں تھی کہ ایک پیالی چائے کی ہی پی لیتے۔

ایک رات پرویز نے حد ہی کر دی پیسے نہ ملنے کی وجہ سے عروش کو مارنے لگا بچے ایک طرف کونے میں سہمے بیٹھے تھے عروش کو اتنی چوٹیں لگیں کہ بدن چور چور ہو گیا۔ پرویز نے غصے سے خنجر نکالتے ہوئے کہا جلدی سے پیسے نکال ورنہ یہ خنجر تیرے سینے میں اُتار دوں گا۔ آج مہینے کی پہلی تاریخ تھی عروش نے ساری تنخواہ پرویز کی ہتھیلی پر رکھ دی۔ پرویز کو اور کیا چاہیئے تھا پیسے لے کر فرار ہو گیا۔ اُس رات عروش بہت روئی کیا اس کی قسمت ہی ایسی تھی یا اُس وقت کا قصور تھا جب یہ رشتہ طے ہوا تھا۔ عروش بچوں کو لے کر گھر سے بھاگ آئی کیونکہ اب وہ دھمکی دے گیا تھا کہ اگر آئندہ پیسے نہ ملے تو سب سے چھوٹے بیٹے کو کسی کے ہاتھ فروخت کر کے پیسے حاصل کر لے گا۔ عروش کو یہ سب کچھ گوارہ نہ تھا آخر وہ کب تک حالات کا مقابلہ کرتی اور ان سے لڑتی۔ تھکی ہاری وہ بچوں سمیت دارالامان پہنچ گئی اور پرویز کے گھر کبھی نہ جانے کا عہد کر لیا۔ اس ساری داستان میں قصور کس کا ہے؟ ہمیں اس نشے کی لعنت کو ختم کرنا ہو گا ورنہ کوئی عروش اپنا گھر نہ بسا سکے گی اور کوئی اسے تحفظ نہ دے سکے گا۔

☆☆☆

موسمِ سرما کا تحفہ

خشک میوے

مظہر حسین شیخ

ہم شدید موسموں والے خطے میں رہتے ہیں جہاں گرمی کے موسم میں درجہ حرارت 145 ڈگری فارن ہیٹ سے بھی زائد ہو جاتا ہے۔ سردیوں کا موسم اگرچہ مختصر ہوتا ہے مگر سردی اتنی پڑتی ہے کہ درجہ حرارت نقطۂ انجماد تک جا پہنچتا ہے۔ گرمی کے موسم میں سرد موسم کا انتظار رہتا ہے جبکہ سردیوں میں بہار کی آمد خوشگوار محسوس ہوتی ہے۔ ہر موسم کی خوراک علیحدہ ہے۔ گرمیوں میں ٹھنڈک بخش اشیاء اچھی لگتی ہیں اور سردیوں میں جسم کو گرمی پہنچانے والی چیزیں، پھل، سبزیاں اور پہننے کے کپڑے یعنی سب کچھ تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہر موسم کے اپنے تقاضے ہیں اور ہم سب موسم کے مطابق اپنا لباس اور خوراک تبدیل کر لیتے ہیں۔

سردیوں کے موسم میں مونگ پھلی، پستہ، کشمش، اخروٹ، چلغوزے اور دوسرے خشک میوے اتنے ہی مزیدار ہوتے ہیں جتنی کہ گرمیوں میں آئس کریم اچھی لگتی ہے۔ ہیٹر کے سامنے یا رضائی میں بیٹھ کر چلغوزے یا مونگ پھلی کھانے کا مزا ہی کچھ اور ہے۔ ٹی وی دیکھتے وقت جب تک پروگرام چلتا ہے ہاتھ منہ چلتے رہتے ہیں۔ سکول جاتے وقت پیدل یا سکول وین میں بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ سرد موسم میں پاکٹ منی سے بھی زیادہ تر مونگ پھلی، ریوڑیاں یا چلغوزے ہی خریدے جاتے ہیں۔ اچھی بات ہے سرد موسم میں گرم اور مزیدار چیزیں اچھی لگتی ہیں۔ آپ بھی اس کا مزا لیجئے مگر ذائقے کی خاطر حد سے بڑھنا مناسب نہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء کتنی ہی مزیدار کیوں نہ ہوں، اعتدال اور احتیاط کے ساتھ کھانی چاہئیں۔

مونگ پھلی زیادہ کھائی جائے تو گلے کی خرابی کا باعث بنتی ہے۔ بات شدید کھانسی سے سانس کی بیماریوں تک جا پہنچتی ہے۔ خدا نہ کرے آپ بیمار ہوں۔ چلغوزے اور پستہ زیادہ کھانے سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ آپ کے بچے تو اکثر اوقات احتیاط کا دامن بھی چھوڑ دیتے ہیں ادھر پیٹ بھر کر مونگ پھلی اور ریوڑیاں کھائیں اُدھر گلاس بھر کر پانی پی لیا۔ لو جی! خود ہی بیمار ہونے کا بندوبست کر لیا۔ آپ کو علم ہے مونگ پھلی میں تیل ہوتا ہے جس کی تاثیر گرم اور خشک ہے۔ پانی پینے سے گلا خراب ہو جاتا ہے اور کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح معدے کے نظام ہضم میں بھی رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ تھوڑی مقدار میں خشک میوے کھانے میں کوئی حرج نہیں مگر کھانے کے بعد پانی کا استعمال کچھ دیر بعد کرنا چاہئے۔ نقصان دہ بات یہ ہے کہ آپ کے بچے ذائقے کی خاطر مقدار کی پرواہ نہیں کرتے اور کھاتے ہی چلے جاتے ہیں۔ بھلا ایسے مزے کا کیا فائدہ جو صحت کے لئے نقصان دہ ہو۔

سردیوں میں اور بھی بہت سی اللہ کی نعمتیں ہیں مالٹے، کینو، مسمی وغیرہ کھائیے ان کا جوس پیجئے جو صحت کے لئے انتہائی فائدہ مند ہے۔ پھلوں کا جوس انسانی خون کی صفائی اور مزید خون پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سے نظام ہضم بھی ٹھیک رہتا ہے ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ آپ کے بچے سردیوں کے موسم میں خود پھل خرید کر کھاتے ہوں یا پاکٹ منی سے جوس وغیرہ پیتے ہوں بلکہ گھر میں بھی جوس پینے یا پھل کھانے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اخروٹ، مونگ پھلی اور چلغوزے مزیدار ہیں اگر مناسب مقدار میں استعمال کئے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کے بچے کھانے پینے میں احتیاط برتیں گے۔

ساتھیو! ہماری خواہش ہے کہ آپ کے پھول جیسے چہرے ہنستے مسکراتے رہیں خدا نہ کرے آپ بیمار ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آپ کو کھانے پینے کے معاملے میں ضروری احتیاطی تدابیر بتاتے رہتے ہیں۔ سب سے بڑی احتیاط ہی یہ ہے کہ آپ ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کریں۔ کھانا کتنا بھی مزیدار کیوں نہ ہو، بھوک رکھ کر کھانا چاہئے یعنی پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے، اس طرح آپ کے معدے کے نظام پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ ہمارا جسم بھی مشین کی طرح ہے اگر ایک پرزہ خراب ہو گیا تو پوری مشین کا نظام متاثر ہوتا ہے۔ گلہ خراب ہو تو انفیکشن کی وجہ سے بخار ہو جاتا ہے یعنی پورا جسم بیمار

پڑ جاتا ہے۔ کھٹی اشیاء مثلاً املی' کچپ وغیرہ بھی ذائقے میں اچھے لگتے ہیں مگر ان چیزوں کا زیادہ استعمال صحت پر بڑے اثرات مرتب کرتا ہے۔ شدید موسم میں احتیاط بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ سردی زیادہ ہو تو جسم گرم رکھنے کے لئے گرم لباس پہننا ضروری ہے۔ آپ کے بچے بعض اوقات گھر میں ننگے پاؤں بھی پھرتے رہتے ہیں، حالانکہ جرابیں اور بوٹ نہ پہننے سے سردی لگنے کا اندیشہ ہے۔ سویٹر، مفلر اور گرم ٹوپی اسی لئے تو پہنے جاتے ہیں کہ سردی کی شدت کی وجہ سے بیمار نہ پڑ جائیں۔ ہمیں پوری امید ہے کہ آپ اس موسم میں احتیاطی تدابیر اختیار کریں گے۔ کھانے پینے میں احتیاط برتیں گے۔ خشک میوے اس موسم کا خاص تحفہ ہیں آپ بھی ان سے لطف اُٹھائیے۔ ہمارا مقصد یہ نہیں کہ آپ اللہ کی ان نعمتوں سے محروم رہیں۔ مونگ پھلی' چلغوزے' اخروٹ اور پستہ وغیرہ کھائیں مگر کم مقدار میں۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ خشک میوے کھاتے وقت شروع شروع میں بہت مزا آتا ہے جوں جوں زیادہ مقدار میں کھاتے جاتے ہیں مزا بھی کم ہوتا جاتا ہے۔ زیادہ کھانے پینے سے بھی بیمار ہونے کا خدشہ ہے۔

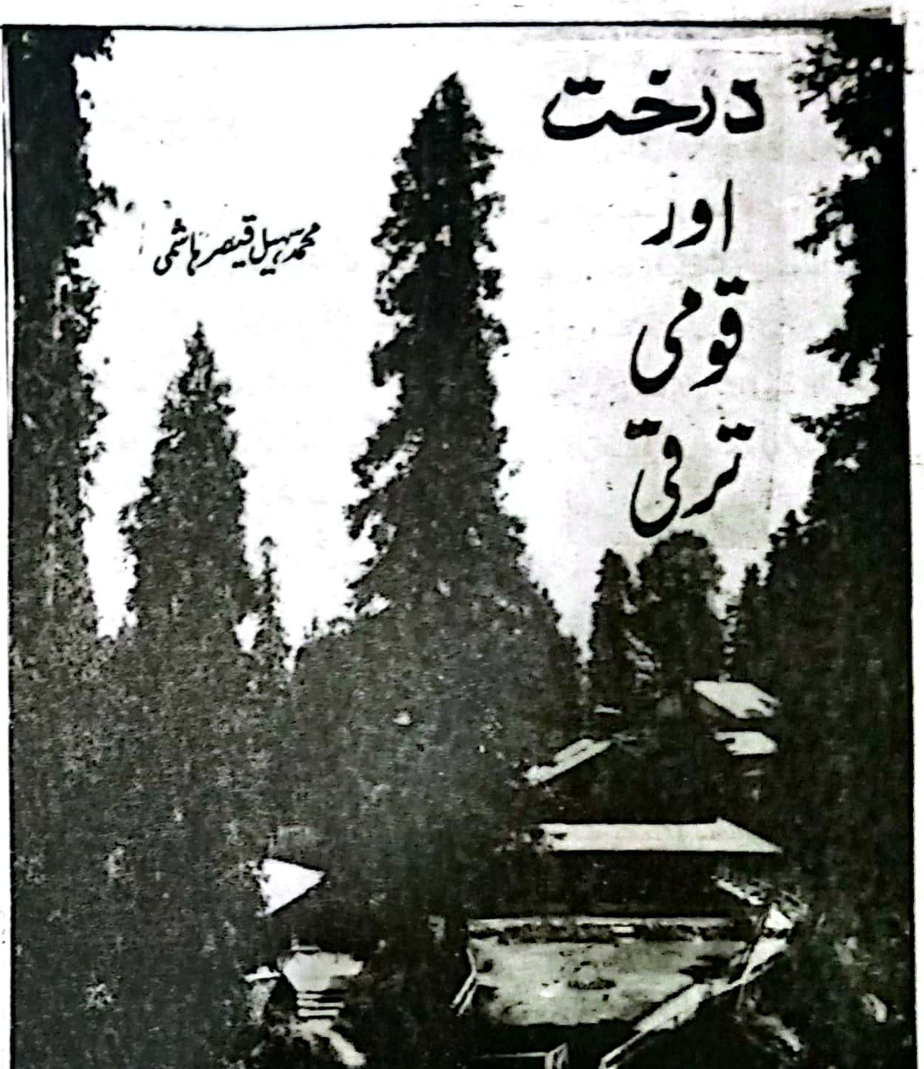

کسی ملک کی ترقی کے لئے جتنا اہم کردار دوسرے شعبے کرتے ہیں اس سے زیادہ اور اہم کردار درخت بھی کرتے ہیں کیونکہ کسی ملک کی خوشحالی کا انحصار نہ صرف زراعت پر ہوتا ہے بلکہ جنگلات ملک کی معیشت کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں کیوں کہ جنگلات نہ صرف ہمیں توانائی فراہم کرتے ہیں بلکہ یہ ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لئے بھی بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔

موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی آبادی سے جو مسائل پیدا ہو رہے ہیں ان میں ماحول کی کثافت' زمین کی بردگی اور توانائی کی قلت اہم مسائل میں شامل ہیں۔ یہ تینوں مسائل ایسے ہیں جن کا تعلق براہ راست درختوں سے ہے۔ ہمارے ہاں لکڑی کی مصنوعات کی مانگ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں درختوں میں اضافہ کرنا ضروری ہے ہم تقریباً ہر سال ایک ارب تیس کروڑ سے زائد کا قیمتی زرمبادلہ اس مد میں خرچ کرتے ہیں۔

درخت نہ صرف موسموں میں خوشگوار تبدیلی پیدا کرتے ہیں بلکہ یہ ملک وقوم کے لئے بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ زمین کی زرخیزی' سیلاب کی روک تھام' طوفانوں سے فصلوں کا بچاؤ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم انہیں خزانے سے تشبیہ دے سکتے ہیں کیونکہ یہ ملک و قوم کے لئے ایک خزانے کی مانند ہوتے ہیں اس خزانے میں اسی صورت میں اضافہ ہو سکتا ہے جب ہر پاکستانی زیادہ سے زیادہ درخت لگائے اور ان کی دیکھ بھال کرے تاکہ ملک وقوم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

درخت انسانی زندگی کے لئے ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ نہ صرف صحت کے لئے فائدہ مند ہیں بلکہ یہ ملک کو خوب صورت بنانے میں بھی

اہم رول ادا کرتے ہیں اسی طرح یہ ہمیں خوراک، خام مال، ایندھن، لکڑی، پھل، پھول بھی فراہم کرتے ہیں۔ اگر دوسرے مسلمان ممالک میں تیل کی وافر مقدار موجود ہے تو پاکستان کی سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے زرخیزی سے نوازا ہے دوسرے ہمارے ملک میں کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے پانی بھی وافر مقدار میں موجود ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے فائدہ اٹھائیں اور ملک کو خوشحالی کی منزل تک لے جائیں۔

ملک میں درخت لگانے کے لئے ہر سال شجر کاری کی مہم شروع کی جاتی ہے جو کہ حکومت کی طرف سے اچھا اقدام ہے لیکن شجر کاری کی مہم کے ساتھ ساتھ اگر حکومت اس کی اہمیت اور افادیت کی مناسب تشہیر بھی کرے تو شجر کاری کا وہ مقصد حل ہو سکتا ہے جس کے تحت یہ مہم شروع کی جاتی ہے اور پھر ایسا وقت آئے گا جب سارے ملک میں درخت ہماری ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہوں گے۔ ایک اندازے کے مطابق کسی ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے جنگلات کا 20 فیصد رقبے پر ہونا لازمی ہے لیکن ہمارے لئے یہ بات کتنی افسوس ناک ہے کہ ہمارے ملک میں صرف دو سے تین فیصد رقبے پر جنگلات پائے جاتے ہیں ہمیں ابھی فیصد رقبے پر جنگلات لگانے کے لئے ابھی سے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

ہمارے ملک میں ہفتہ شجر کاری کے موقع پر لاکھوں ملین کے حساب سے پودے لگائے جاتے ہیں لیکن اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم اب تک مطلوبہ حد پوری نہیں کر سکے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ہفتہ شجر کاری کے موقع پر درخت تو بڑی خوشی اور جوش و جذبے سے لگاتے ہیں لیکن لگانے کے بعد ان کی مناسب دیکھ بھال اور حفاظت نہیں کرتے بلکہ انہیں بھیڑ بکریاں اور گائیں وغیرہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں نتیجہ کے طور پر ہم وہ مقصد پورا نہیں کر سکتے جو ملک کی ترقی کے لئے اہم ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم نہ صرف درخت لگائیں بلکہ ان کی مناسب دیکھ بھال بھی کریں۔

☆☆☆

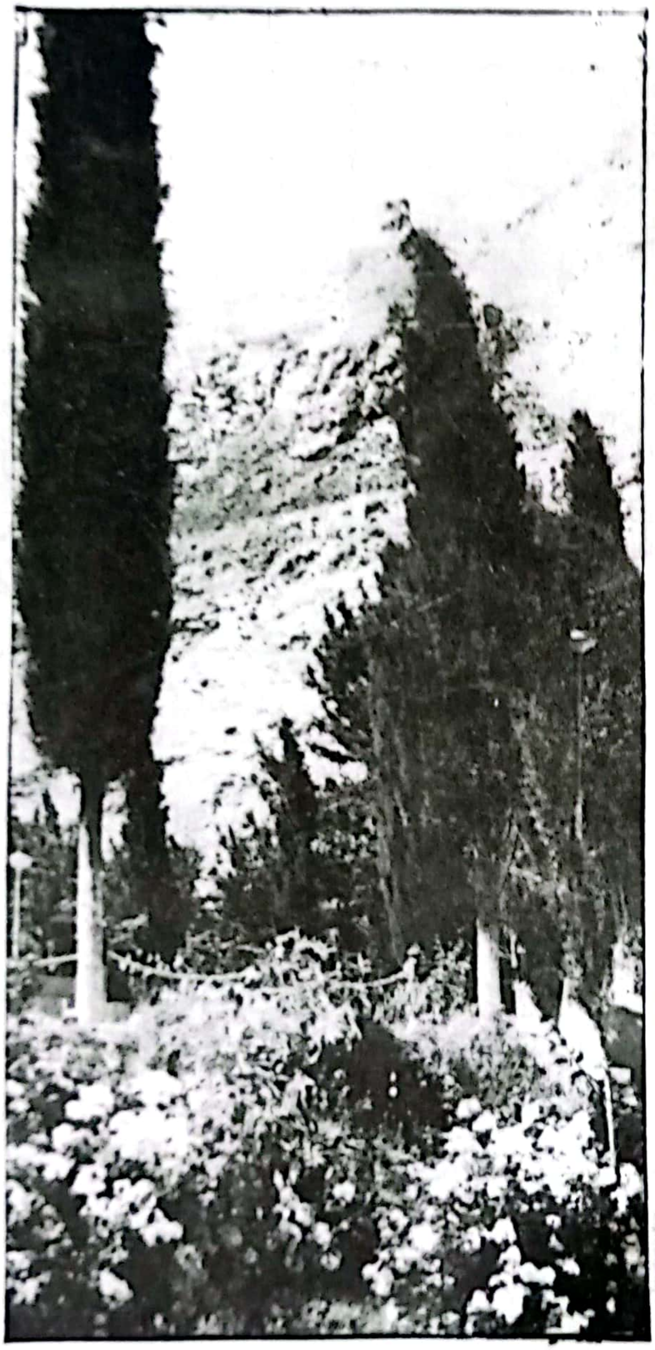

پھول

تحریر: جاوید علوی

اپنے گھر کے لان، دفتر اور ذاتی کمرے کی سجاوٹ ہم اس لئے کرتے ہیں کہ ماحول کچھ ایسا ہو جائے جو آنکھوں کو بھلا لگے اور دل و دماغ کو تروتازگی مہیا کرے۔ گھر چھوٹا ہو یا بڑا، لان ہو یا آنگن یا صرف چھوٹی سی گیلری، رقبے اور جگہ کی قید نہیں ہے۔ تھوڑی سی دلچسپی اور محنت سے ہم اپنے گردوپیش کو جاذب نظر بنا سکتے ہیں۔ اس میں کچھ زیادہ خرچ بھی نہیں ہوتا۔

باغبانی کا شوق بہت پرانا ہے مگر تیز رفتار زندگی اس پر بھی اثر انداز ہوئی ہے۔ دامانِ وقت کی تنگی نے پلاسٹک کے پودے اور پھول سجانے کا رواج دیا ہے۔ یہ پودے اپنی خوشنمائی کے باوجود وہ منظر پیش نہیں کر پاتے جو زندہ پودوں کا خاصا ہوتا ہے۔ پلاسٹک کے پودے دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے کہ مختلف قسم کے رنگ ایک جگہ جم کر رہ گئے ہوں اور یہ جمود کچھ دنوں بعد انسانی طبیعت پر بھاری پڑنے لگتا ہے۔ اس کے برعکس زندہ پودہ چاہے بغیر پھولوں کے ہو، دل ونگاہ کو بھلا لگتا ہے اور یکسانیت کا احساس بھی نہیں ہونے دیتا۔ خوشنما پتوں والے پودے زیادہ مہنگے بھی نہیں ہیں جبکہ انہیں سالہا سال تک تروتازہ بھی رکھا جاسکتا ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ ان کی نشوونما کیلئے زیادہ جگہ بھی درکار نہیں ہوتی۔

ایگلونیما (Aglao Nema) جسے انگریزی زبان میں ایور گرین کہتے ہیں، بڑی آسانی سے چھوٹے بڑے گھروں کے اندر رکھا جاسکتا ہے اور تھوڑی سی محنت اور توجہ سے برسوں تک تروتازہ رکھا جاسکتا ہے۔ اس کے پتے گہرے سبز رنگ اور تنا بانس کی ٹہنی (Cane) کی طرح کا ہوتا ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک قسم کے پتے چاندی رنگ کے ہوتے ہیں۔ کچھ سفیدی اور ہلکے پیلے رنگ سے سجے ہوتے ہیں۔ یہی دو قسمیں بہت دیرپا ہیں لیکن

تیسری قسم روشنی زیادہ چاہتی ہے اور اس کی دیکھ بھال بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے البتہ پہلی دو قسمیں کمروں کے اندر کم روشنی میں بھی خوب پھلتی پھولتی ہیں۔ یہ پودا اتنا مہنگا نہیں ہے مگر دیدہ زیب ہے۔

(ایگلونیما (Aglao Nema))

ہمارے ہاں چونکہ آب و ہوا سال کے بیشتر مہینوں میں گرم ہوتی ہے جبکہ تقریباً تین ماہ یعنی جولائی، اگست اور ستمبر کے 20 روز گرم مرطوب ہیں۔ ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے موسم میں عام طور پر خودرو پتے اور جھاڑیاں وغیرہ بھی شاداب دکھائی دیتی ہیں۔ اس گرم مرطوب ہوا میں اُگنے والا پودا انتھوریم انتہائی خوبصورت پتوں کے ساتھ مختلف

اقسام میں عام طور پر [illegible] اقسام ایسی ہیں [illegible] سے [illegible] ہیں۔

انتھوریم اور لالہ، دو ایسی اقسام ہیں جن کے سرخ، سفید، گلابی یا دو رنگ کے پھول آنکھوں کو مسحور کر دیتے ہیں۔ یہ پھول دیکھنے میں اصل جیسے کے محسوس ہوتے ہیں جبکہ اس پودے کی ایک قسم کو کلاتھیم کے پتے انتہائی خوبصورت ویلوٹ کی طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ سبز اور دریدوں کی دھاریاں چاندی رنگ کی ہوتی ہیں۔ قدرت کی اس کاکاری سے نظر ہٹانے کو نہیں لگتی۔ اس کے پھول اصلی غیر نمایاں شکل کے ہوتے ہیں۔ ان پودوں کو مستقلاً نمدار مٹی میں لگانا چاہیے اور یہ خیال رکھنا چاہئے کہ مٹی کی نمی برقرار رہے۔ پودوں کے اوپر بسا اوقات پانی کا چھڑکاؤ بھی کرنا چاہئے تاکہ ہوا میں اور پودے کے اردگرد نمی قائم رہے۔ ان پودوں کو نیم گرم درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ 60 ڈگری تک درجہ حرارت رات کے وقت ہونا ضروری ہے۔ اس پودے پر رطوبت اور روشنی مناسب ہو تو اس کا طلسم دوچند ہو جاتا ہے۔ ہر ماہ ایک مرتبہ پانی میں کیمیائی کھاد استعمال کی جائے اور زمین یا گملے میں ایک چمچ سپر فاسفیٹ 3 ماہ بعد ڈالنا چاہیے۔ یہ پودا ہر پتے کے نیچے سے جڑیں نکالتا ہے۔ ان جڑوں کو بھی الگ سے باندھ دینا چاہئے تاکہ پانی چوس کر نمی کو برقرار رکھنے میں معاونت ہو سکے۔ سدابہار پودوں کے علاوہ پھولوں کی بھی بہت سی ایسی اقسام ہیں جو زیادہ عرصہ تک تروتازہ رہ سکتی ہیں۔ موسمی پھول اپنے وقت پر مرجھا جاتے ہیں اور دوبارہ از خود اُگ بھی آتے ہیں تاہم ہمیشہ تروتازہ نہیں رہ سکتے۔ ان پھولوں کے علاوہ بہت سے پودے ایسے ہیں جن پر برائے نام خرچ آتا ہے لیکن یہ آپ کے ماحول کی تازگی کو دوچند کر دیتے ہیں۔

ملاقات

ڈاکٹر فریڈے مان شیلینڈر

ندیم چوہدری

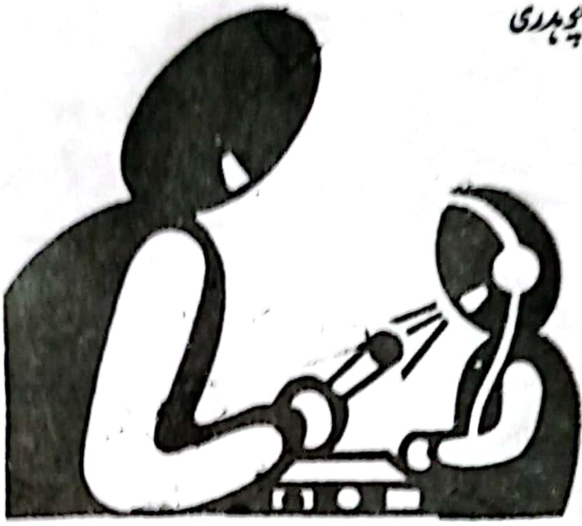

ریڈیو ڈوئچے ویلے دی وائس آف جرمنی کے اردو، ہندی اور بنگالی شعبوں کے سربراہ ڈاکٹر فریڈے مان شیلینڈر کا تعلق بنیادی طور پر سابقہ مشرقی جرمنی سے ہے جہاں انہوں نے مشرقی برلن کی ہمبولٹ یونیورسٹی میں 1960ء تا 1965ء ہندی علوم کی تعلیم حاصل کی۔ ہندی کے ساتھ ساتھ بنگالی، اردو، سنسکرت، اور فارسی زبانیں بھی سیکھیں۔ اسی یونیورسٹی سے انہوں نے 1986ء میں ڈاکٹریٹ کیا۔ ان کے تحقیقی کام کا موضوع تھا 'بھارت کے الیکٹرانک ذرائع ابلاغ میں استعمال ہونے والی ہندی زبان کی افادیت اور اسلوب بیان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ابلاغ کے طریقہ ہائے کار (معلومات فراہم کرنا اور دلائل دینا) پر تحقیق۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ریڈیو برلن انٹرنیشنل سے وابستہ ہوئے جہاں انہوں نے ہندی اور جنوبی ایشیائی شعبے میں خدمات انجام دیں۔ 1991ء سے ڈوئچے ویلے "DW" سے وابستہ ہیں۔ 1993ء تک ڈوئچے ویلے کے برلن اسٹوڈیوز میں کام کیا اور 1993ء میں ہی کولون چلے آئے اور ہندی سروس کی سربراہی سنبھال لی۔ 1994ء سے بنگالی اور اردو کے شعبے بھی ان کے سپرد کر دیے گئے۔ وہ مختلف فیچر پروگراموں کی تیاری کے سلسلے میں بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال اور بھوٹان کے کئی دورے کر چکے ہیں اور ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات اور جرائد کے لئے مضامین بھی تحریر کر چکے ہیں۔ وہ جرمن بھارت انجمن کی مجلسِ عاملہ کے رکن بھی ہیں۔

1999ء میں [illegible] 1999ء [illegible]

ڈاکٹر فریڈے مان شیلینڈر کے خیال میں ہماری اردو نشریات جنوبی ایشیا کے سامعین کو جرمنی اور یورپ کے حالات سے آگاہ کرتی ہیں اور جنوبی ایشیا کے مختلف واقعات کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ خطے میں ہونے والی سیاسی، ثقافتی اور معاشی تبدیلیوں سے بھی سامعین باخبر رہیں۔

گو ہمارا فریکوئنسی پر اردو نشریات پیش کرنے والے دوسرے اداروں سے مقابلہ ہے لیکن اس کے باوجود سامعین تک معلومات اور حالات کا ایک مربوط اور صحیح منظر نامہ پہنچانے کی کوشش جاری رہتی ہے۔

جنوبی ایشیائی ممالک کے لوگ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ڈوئچے ویلے کی اردو، ہندی اور بنگالی نشریات ان لوگوں کو اپنے وطن کے بارے میں معلومات پہنچا کر رابطے کا ایک موثر ذریعہ بن گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈوئچے ویلے کو موصول ہونے والی ڈاک زیادہ تر جنوبی ایشیاء سے آتی ہے۔ اب سامعین دوسرے جدید ذرائع یعنی ای میل، انٹرنیٹ اور ٹیلی فون کے ذریعے بھی اپنی آراء اور تبصرے ہم تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر فریڈے مان شیلینڈر کو یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ سامعین پروگرام اور آج کل کی سیاسی صورت حال کے حوالے سے جس انداز سے اظہار خیال کرتے ہیں اُن کا یہ جذبہ قابل قدر ہے۔

☆☆☆☆☆

ٹماٹر ایک نعمت ہے

محمد رحیم شریف

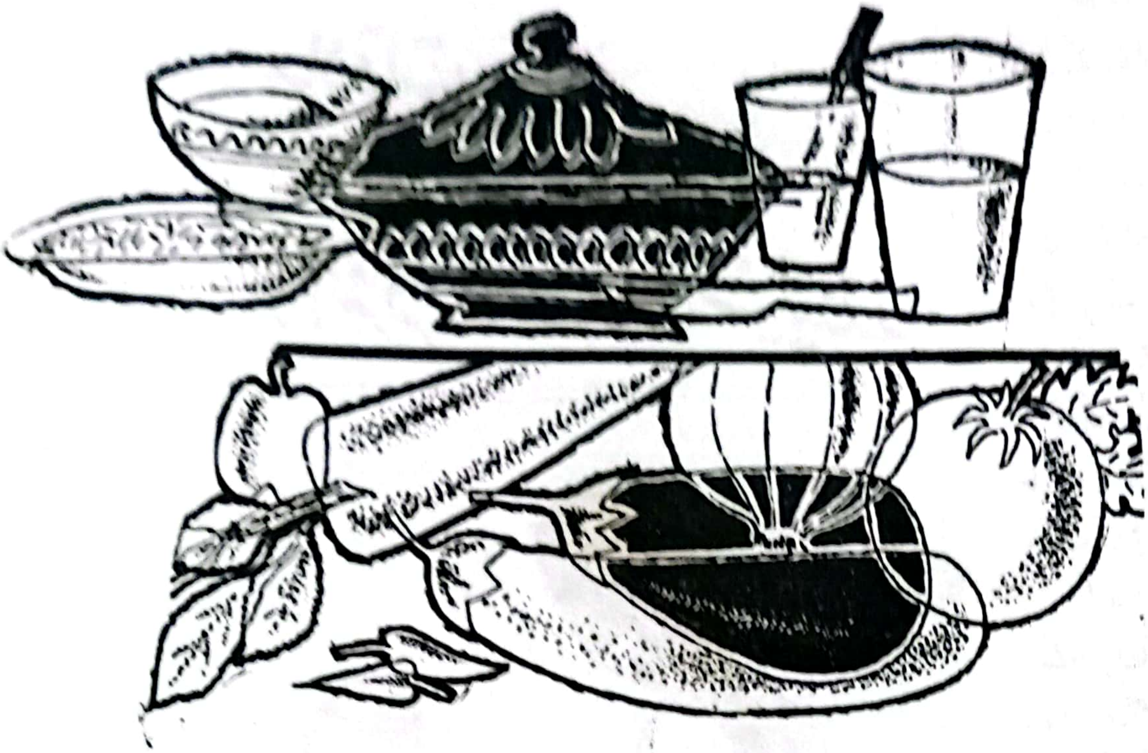

ٹماٹر خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک خوشنما نعمت ہے جو بڑوں اور بچوں کو دیکھتے ہی پھولوں کی طرح بھاتا ہے۔ ماہرین نے ٹماٹر کو سبزیوں کا بادشاہ کہا ہے کیونکہ جس طرح سے پھلوں میں سیب کی اہمیت ہے اسی طرح سبزیوں میں ٹماٹر کی اہمیت ہے۔ سیب غریب طبقہ روزانہ استعمال نہیں کر سکتا لیکن ٹماٹر کو استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ سیب اور ٹماٹر کی قیمتوں میں فرق ہوتا ہے۔ اسی لئے دنیا بھر میں اسے عام طور پر سلاد کی شکل میں کھانے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹماٹر کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ پہلی قسم گول جو میدانی علاقوں میں پائی جاتی ہے اور دوسری قسم لمبی۔ لمبے ٹماٹر کی بہ نسبت گول ٹماٹر میں وٹامنز زیادہ ہوتے ہیں۔ ٹماٹر کو عام طور پر مختلف سبزیوں کے ساتھ پکایا جاتا ہے جس سے سبزیوں کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔

وٹامنز

ٹماٹر میں پائے جانے والے وٹامنز میں وٹامن ''اے'' وٹامن ''سی'' اور وٹامن ''ایچ'' شامل ہیں۔

خواص

ٹماٹر کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے اور جسم میں پائی جانے والی خشکی سے چھٹکارا ملتا ہے۔ ڈر، خوف اور وہم سے چھٹکارا ملتا ہے۔ ٹماٹر سرد تر ہوتا ہے۔ موسم گرما میں اس کے استعمال سے جسم میں پائی جانے والی حرارت اور گرمی میں کمی آتی ہے اس لئے موسم گرما میں ٹماٹر کا استعمال زیادہ طور پر کرنا چاہیئے۔ جن سبزیوں میں زیادہ گرمی کے اثرات ہوتے ہیں اگر ان میں ٹماٹر شامل کر دیا جائے تو ان کی اصلیت ہی بدل جاتی ہے۔ ٹماٹر اور پیاز کے باریک باریک ٹکڑے بنا کر اس پر نمک چھڑک کر کچا ہی استعمال کریں۔ یہ عمل نظام ہضم کے لئے کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ جو افراد بہت ہی کمزور ہیں ان کے لئے ٹماٹر کا استعمال کافی فائدہ بخش ہے۔

ٹماٹر میں تیزابی خصوصیت پائی جاتی ہے جس کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے۔ دانتوں کی تکلیف میں مبتلا مریض اس کا استعمال کثرت سے کریں کیونکہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہنے اور کمزور دانتوں کو مضبوط بنانے کیلئے ٹماٹر کا استعمال ضروری ہے کمزور بچوں کو روزانہ صبح ایک عدد ٹماٹر صاف پانی میں دھو کر چُسانا چاہیئے۔ بچوں کی نشوونما کیلئے ٹماٹر میں پائے جانے والے تمام اجزا کارآمد ہیں دانت نکلنے سے قبل بچوں کے لئے ٹماٹر کا جوس انتہائی ضروری ہے اس کے استعمال سے دانت با آسانی نکلتے ہیں اور معدہ بھی بہتر کام کرتا ہے۔ وہ مائیں جو اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں انہیں بھی ٹماٹر کا استعمال کرنا چاہیئے ٹماٹر کا استعمال ماں اور بچہ دونوں کے لئے فائدہ بخش ہے۔ حاملہ خواتین

علاوہ ازیں صبح اٹھنے کے بعد ایک عدد ٹماٹر کھائیں یا اس کا رس نکال کر پی لیں' اس سے حاملہ خواتین کو قے و متلی کی شکایت نہیں ہوگی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد ٹماٹر' مولی اور چقندر کا سلاد بنا کر استعمال کریں۔ اس سے ہاضمہ درست رہے گا اور صحت برقرار رہے گی۔

احتیاط

ٹماٹر کثرت سے استعمال کرنے سے بادی اور بلغم پیدا ہوتا ہے اس سے زکام بھی ہو سکتا ہے۔ سینے اور گلے کی تکلیف والے اشخاص ٹماٹر استعمال نہ کریں۔

☆☆☆

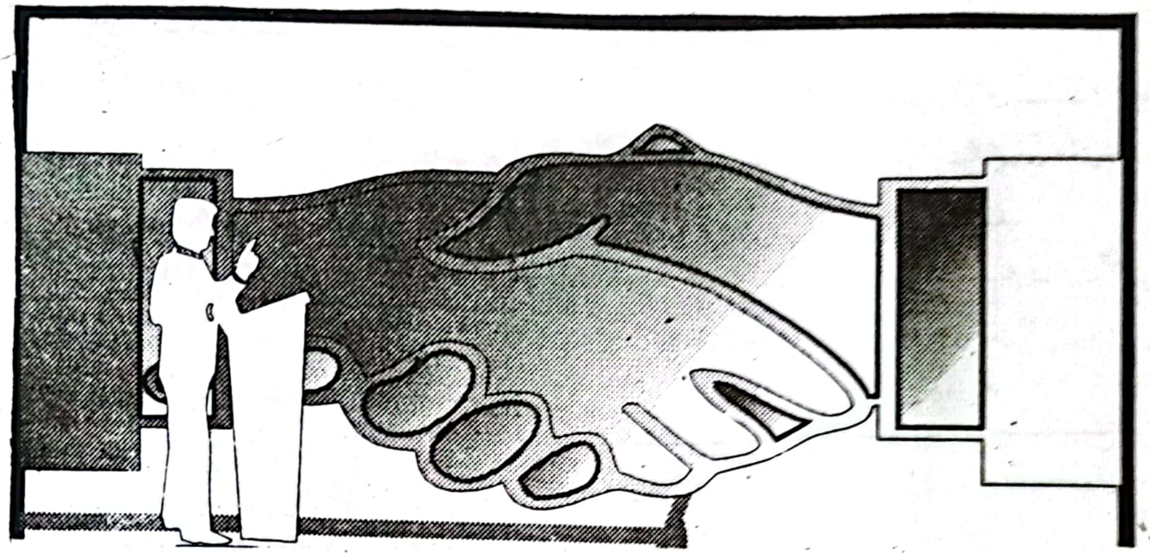

ملک کے ممتاز آرٹسٹ — ایس ایم خالد سے ملاقات

راجا رسالو

سید محمود خالد پاکستان کے نامور آرٹسٹ ہیں۔ انہوں نے بانئ پاکستان محمد علی جناحؒ' علامہ اقبالؒ' بابا بلھے شاہؒ' شاہ حسینؒ' وارث شاہؒ' شاہ خالد بن عبدالعزیز' امریکہ کے صدر اور لیڈی ڈیانا تک کی تصویریں بنائی ہیں۔ خالد صاحب پنجابی' اردو' سندھی اور انگریزی لکھ پڑھ سکتے ہیں' آپ شاعر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بے شمار کام کیے ہیں۔ وہ 23 ہنر جانتے ہیں۔ گذشتہ دنوں اُن سے ملاقات ہوئی اسکی تفصیل سوال و جواب کے انداز میں قارئین پاک جمہوریت کے لئے حاضر ہے۔

سوال: خالد صاحب! آپ اپنے متعلق کچھ بتانا پسند کریں گے۔؟

جواب: میرا اصل نام سید محمود خالد ہے۔ میں 13 جون 1936ء کو لاہور میں پیدا ہوا۔ میرے آباؤ اجداد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے لاہور منتقل ہوئے تھے۔

سوال: آپ نے کہاں کہاں تعلیم حاصل کی؟

جواب: میں نے ابتدائی تعلیم جیسس میری کانونٹ سکول سے حاصل کی اور میٹرک مسلم ہائی سکول برانڈرتھ روڈ سے کیا۔

سوال: خالد صاحب' پتہ چلا ہے کہ آپ نے بہت سے کام سیکھے اور کیے ہیں۔ اس سلسلہ میں کچھ بتائیں گے؟

جواب: یہ ٹھیک ہے میں نے اپنی زندگی میں 23 کے قریب ہنر سیکھے اور کیے بھی' لیکن میرا ذہن آرٹ کی طرف زیادہ مائل تھا چنانچہ میں نے آرٹ ہی کو اپنایا اور اسے ہی روزی روٹی کا وسیلہ بنایا۔ میں انسانی چہرے بناتا ہوں' بت بناتا ہوں' لکھائی کرتا ہوں' فوٹوگرافی کرتا ہوں اور ڈیزائن بھی بناتا ہوں۔

سوال: آپ نے کن کن مشہور شخصیات کی تصویریں بنائی ہیں۔؟

جواب: میں نے حضرت بلھے شاہؒ، شاہ حسینؒ

، سید وارث شاہؒ، قائداعظمؒ، علامہ اقبالؒ، شاہ خالد بن عبدالعزیز اور لیڈی ڈیانا کی تصویریں بنائی ہیں۔ میں زیادہ تر پنسل ورک کرتا ہوں۔

سوال: آپ نے بقول آپ کے بے شمار تصاویر بنائی ہیں۔ آپ کی تصویروں کی کوئی نمائش بھی ہوئی ہے؟

جواب: میری تصویروں کی اب تک 20 کے قریب نمائشیں لگ چکی ہیں جنہیں لوگوں نے بہت پسند کیا ہے۔

سوال: خالد صاحب آپ نے پنجابی زبان کے صوفی شعراء کی خاصی تصاویر بنائی ہیں۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

جواب: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے ان بزرگوں سے دلی عقیدت ہے ، میں ان کے کلام سے رہنمائی حاصل کرتا ہوں۔ یہ اولیاء کرام پاکستان کی دولت ہیں ہمیں ان پر فخر ہے۔ یہ بزرگ عوام کے لئے بھی مشعل راہ ہیں۔ لوگ اُن کے کلام سے تو واقف تھے میں لوگوں کو اِن بزرگوں کے چہروں سے بھی روشناس کرانا چاہتا تھا اور میں اللہ کے فضل وکرم سے خاصا کامیاب رہا ہوں۔

سوال: آپ نے کِن کِن صوفیاء کرام کی تصویریں بنائی ہیں؟

جواب: صوفیاء کرام میں مَیں نے حضرت بابا فریدؒ، بابا بلھے شاہؒ، شاہ مادھو لعل حسینؒ، خواجہ غلام فریدؒ، میاں محمد بخشؒ اور باباگورونانک کی تصویریں بنائی ہیں۔

سوال: آپ نے کہا کہ تصویریں بنانا میری روزی روٹی کا ذریعہ بھی ہے۔ کیا آپ کی یہ تصویریں بکتی بھی ہیں؟

جواب: بالکل بکتی ہیں جی۔ ان بزرگوں کی تصویریں عقیدت مند خریدتے ہیں اور بڑے فخر کے ساتھ اپنے ڈرائنگ روم میں لگاتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگ اپنے بزرگوں اور عزیزوں کی تصویریں بھی مجھ سے بنواتے ہیں اور میری بنی ہوئی تصویریں اپنے عزیزوں، دوستوں کو بیرونِ ملک بھی بھجواتے ہیں۔ علاوہ ازیں اخبارات اور رسائل کے مالک یہ تصویریں خریدتے ہیں اور سرورق پر لگاتے ہیں۔

سوال: خالد صاحب! آپ کے ماشاءاللہ کتنے بچے ہیں؟

جواب: میرے، اللہ کے فضل وکرم سے سات بچے ہیں۔ جن میں 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں۔

سوال: اُن میں سے کوئی آرٹسٹ بھی ہے؟

جواب: نہیں! میرے بچوں میں سے کسی نے آرٹ کو نہیں اپنایا۔

سوال: سنا ہے آپ شاعر بھی ہیں۔ کوئی کتاب بھی شائع ہوئی ہے؟

جواب: ہاں مَیں شعر کہتا ہوں۔ ابھی تک کوئی کتاب نہیں چھپی، ویسے میں پہلے آرٹ پر کتاب چھپاؤں گا۔

سوال: خالد صاحب! نئی نسل کے لئے کوئی پیغام۔؟

جواب: نئی نسل کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ وہ آپس میں محبت کریں، سچ بولیں اور زیادتی کرنے والے کو معاف کردیں۔

خالد صاحب بہت بہت شکریہ۔ آپ نے وقت دیا اور اچھی باتیں بتائیں۔

آپ کا بھی شکریہ۔

طعامِ مشرق

نگہت جہاں

اشیاء:

- بکرے کا گوشت بغیر ہڈی کا — ایک کلو
- پیاز — آدھا کلو
- پودینہ — دو گٹھی
- نمک اور سرخ مرچ — حسب ذائقہ
- دہی — آدھا کلو (میٹھا، گاڑھا)
- لہسن ادرک — ایک ایک چھٹانک

ہری مرچیں	6 عدد
گھی	ایک پاؤ
باسی روٹی کا ٹکڑا	1 عدد
کوئلہ	1 عدد

ترکیب:

ایک پاؤ پیاز، لہسن، ادرک باریک پیس لیں اور گوشت کو دھو کر اس میں یہ پسا ہوا پیاز، لہسن، ادرک، نمک، مرچ، ایک چمچ پسا ہوا دھنیا اور دو پیالی پانی دیگچی میں ڈال کر پکنے کے لئے رکھ دیں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو گھی ڈال کر خوب اچھی طرح بھونیں یہاں تک کہ گھی کی بُو نہ رہے۔

دہی کو پھینٹ لیں اور باقی پیاز لچھے دار کاٹ لیں۔ پودینہ اور ہری مرچ باریک باریک کاٹ کر پیاز، ہری مرچ اور پودینہ کو ملا لیں۔

اب بھُنے ہوئے گوشت میں دہی کی ایک تہہ لگائیں دوسری تہہ پیاز و پودینہ کی لگائیں پھر دہی کی تہہ اور پھر اُس پر پیاز، پودینہ کی تہہ لگا دیں۔ اب پیاز اور پودینے کی تہہ کے اوپر روٹی کا ٹکڑا رکھ دیں اور روٹی پر دہکتا ہوا کوئلہ رکھ دیں پھر اس کوئلے پر تھوڑا سا گھی ٹپکائیں اور دھواں اُٹھنے پر فوراً ڈھکن ڈھک دیں۔ پانچ منٹ کے بعد ڈھکن کھولیں۔ روٹی اور کوئلہ اُٹھا لیں اور سالن کو کھلی ڈش میں نکال لیں اور گرم گرم تنوری روٹی کے ساتھ پیش کریں۔ یہ سالن کھلے منہ کے برتن یا دیگچی میں بنائیں۔

آلو مٹر کے رول

آلو	آدھا کلو
مٹر	آدھا کلو
انڈے	تین عدد
نمک	حسبِ ذائقہ
سُرخ مرچ (پسی ہوئی)	حسبِ ذائقہ
ادرک، لہسن (پسا ہوا)	چائے کا ایک چمچ
زیرہ	ایک چٹکی
انار دانہ	حسبِ ذائقہ (پسا ہوا)
کالی مرچ (پسی ہوئی)	حسبِ ذائقہ

ترکیب:

آلو اُبال لیں اور چھلکا اتار کر باریک پیس لیں۔ اس میں نمک، کالی مرچ، سُرخ مرچ، ادرک اور لہسن ملا لیں۔ مٹر کے دانے نکال کر اُبال لیں۔ آلوؤں کے دو تین انچ لمبے رول بنا لیں پھر ان کو چپٹا کر کے ان میں مٹر، پسا ہوا انار دانہ ڈال دیں اور دونوں کناروں کو ملا کر رول بنا لیں۔

ان رولوں پر ڈبل روٹی یا رس کا چورا لگائیں اور پھینٹے ہوئے انڈوں میں ڈبو دیں۔ فرائی پین میں گھی ڈال کر گرم ہونے پر آنچ ہلکی کر دیں اس میں زیرہ ڈالیں اور رول تل لیں۔ سُرخ ہونے پر نکال لیں۔

رول ڈش میں سجائیں، لیموں کا رس نکالیں اور اس میں تھوڑا سا پانی ڈالیں، سلاد کے ہرے پتے دھو کر رس میں تر کر کے ڈش میں رکھیں اوپر یہ رول رکھیں۔ اردگرد ٹماٹر کے قتلے، مولی، گاجر، ہرا دھنیا، ہرا پودینہ چھڑک کر پیش کریں۔ کیچپ یا املی کی چٹنی کے ساتھ بھی پیش کر سکتے ہیں۔

چکن کڑاہی

اشیاء:

چکن	ایک کلو
ٹماٹر	3 پاؤ
تیل	پون کپ
لہسن، ادرک (پسا ہوا)	دو کھانے کے چمچ
سُرخ مرچ (پسی ہوئی)	ایک کھانے کا چمچ
ہری مرچیں (کٹی ہوئی)	6 عدد
ہرا دھنیا	حسبِ ضرورت
نمک	حسبِ ضرورت

ترکیب:

چکن کو دو، دو انچ کے ٹکڑوں میں کاٹ لیں پھر کڑاہی میں گھی گرم کر کے چکن کے ٹکڑے، لہسن، ادرک اور نمک ڈال کر پکائیں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو کٹے ہوئے ٹماٹر، سُرخ مرچ اور ہری مرچیں ڈال کر خوب پکائیں۔ چند منٹ بعد چمچ چلا کر ہرا دھنیا کاٹ کر ڈال دیں اور کڑاہی سمیت پیش کریں۔

کھٹے بینگن بنانے کی ترکیب

اشیاء:

بینگن	آدھا کلو
اِملی	100 گرام
لہسن	10 گرام
پیاز	250 گرام
ادرک	10 گرام
سُرخ مرچ (پسی ہوئی)	حسبِ ذائقہ
ہلدی	ایک چٹکی
زیرہ (پسا ہوا)	چائے کا ایک چمچ
تیل	حسبِ ضرورت
سوکھا دھنیا (پسا ہوا)	ایک چمچ
نمک	حسبِ ذائقہ

ترکیب:

لہسن، پیاز اور ادرک چھیل کر پیس لیں۔ اس کے بعد بینگن کے لمبائی میں چار ٹکڑے کر لیں مگر چھیلنا نہیں ہے۔ ان ٹکڑوں پر نمک، مرچ اور ہلدی لگا کر دو گھنٹے کے لئے رکھیں پھر ان کو پانی سے دھو کر خشک کر لیں اور ایک برتن میں تیل ڈال کر چولہے پر رکھیں۔ اس میں پیاز، ادرک، لہسن، نمک، مرچ اور ہلدی ڈال کر بھونیں، مصالحہ بھون کر اس میں بینگن کے ٹکڑے ڈال کر بھونیں جب بینگن کا رنگ تبدیل

ہو جائے تو اس میں تھوڑا سا پانی ڈال کر اوپر ڈھکن ڈھک دیں اور ہلکی آنچ پر پکائیں۔ دس منٹ کے بعد املی کی گٹھلیاں نکال کر تھوڑے سے پانی میں حل کریں اور اس محلول کو برتن میں اُلٹ کر مزید دس منٹ تک آگ پر رکھیں۔ اب سالن میں چمچ چلا کر چولہا بند کر دیں اور یہ بینگن گرم گرم چاولوں کے ساتھ کھانے کے لئے پیش کریں۔

☆☆☆

ٹوٹکے

تسلیم کوثر

کپڑے پر لگے زنگ کے داغ اتارنا

کپڑے پر سے زنگ کے داغ صاف کرنے

جب کپڑا خشک ہو جائے تو نیم گرم پانی میں بھگو کر کپڑے دھونے والے صابن کے ساتھ اچھی طرح دھولیں۔

ہاتھ چہرے اور پانی کی خشکی دُور کرنا

چار تولے چنبیلی کا تیل، دو تولے گلیسرین، تین تولے روغن کدو اور تین تولے بادام روغن مکس کر کے شیشی میں ڈال لیں۔ منہ دھو کر صبح، شام ہاتھوں پر ہلکی

"نوکر: حضور گھونسلے میں"

"مالک: گدھے"

"نوکر: حضور دھوبی کے یہاں"

"مالک (بگڑ کر) بے وقوف"

"نوکر (معصومیت سے) حضور مجھے اس جانور کا گھر نہیں معلوم"

ہماری دستاویزی فلمیں

نمبر شمار	نام	دورانیہ
1-	علامہ اقبال 35MM/VHS (بلیک اینڈ وائٹ)	20 منٹ
2-	آرکیٹیکچر ان پاکستان 35MM/VHS	20 منٹ
3-	آرٹ ان پاکستان (انگلش) 35MM/VHS (بلیک اینڈ وائٹ)	30 منٹ
4-	برتھ آف پاکستان (انگلش) 35MM/VHS (بلیک اینڈ وائٹ)	30 منٹ
5-	کلچرل ہریٹج آف پاکستان (اردو) 35MM/Betacam	20 منٹ
6-	چلڈرن آف پاکستان 35MM/VHS/U.Matic	20 منٹ
7-	کری ایٹو ہینڈز (انگلش) 35 MM/U.Matic	30 منٹ
8-	گندھارا آرٹ (انگلش) 35MM/U.Matic	20 منٹ
9-	گریٹ ماؤنٹین پاسز ان پاکستان (انگلش) 35MM	20 منٹ
10-	گرین ٹرنل ان پاکستان (اردو، انگلش) 35MM/U.Matic/...	10 منٹ

نمبر شمار	نام	دورانیہ
18-	مرزا غالب (اردو) 35MM/VHS	80 منٹ
19-	پاکستان، پاسٹ اینڈ پریزنٹ (انگلش) 35MM/VHS	30 منٹ
20-	پاکستان، اے پورٹریٹ (انگلش) VHS/ UMatic /35MM	30 منٹ
21-	کارنس (اردو) 35MM	20 منٹ
22-	پی ایم اے کاکول (اردو) 35MM/U.Matic	30 منٹ
23-	پاکستان پینوراما (اردو، انگلش، عربی) U.Matic/35MM	20 منٹ
24-	ویلی آف سوات (اردو) 35MM	20 منٹ
25-	پاکستان سٹوری (اردو) VHS/ 35MM	70 منٹ
26-	پاکستان، لینڈ اینڈ اٹس پیپلز (انگلش) 35MM	30 منٹ
27-	پاکستان، پرامزنگ لینڈ (انگلش) 35MM/U.Matic	50 منٹ

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	قائداعظم محمد علی جناحؒ "خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/=	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناحؒ "خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947 تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	95/=	$-04
3	قائداعظم محمد علی جناحؒ "خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947 تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	95/=	$-04
4	قائداعظم محمد علی جناحؒ (تصویری البم) 1876 تا 1948ء مجلد	انگریزی	425/=	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناحؒ (تصویری البم) 1876 تا 1948ء پیپر بیک	انگریزی	350/=	$-17
6	اقوالِ قائدؒ (مجلد / پیپر بیک)	انگریزی	50/=	$-03
7	جناحؒ اور ان کا دور (از عزیز بیگ)	انگریزی	250/=	$-10
8	پاکستان۔ فرام ماؤنٹینز ٹو سی (از محمد امین / ڈنکن ویلٹس گراہم ہینکاک)	انگریزی	650/=	$-20
9	پاکستان۔ چینی مصوروں کی نظر میں۔ (ین جک اینڈ ژوہو)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/=	$-20
10	پاکستان ہینڈی کرافٹس	انگریزی	100/=	$-04
11	پاکستان کرونولوجی 1947 تا 1997ء (مجلد)	انگریزی	450/=	$-17
12	پاکستان کرونولوجی 1947 تا 1997ء (پیپر بیک)	انگریزی	400/=	$-15
13	مسلم آرٹ اینڈ ہیریٹیج آف پاکستان (از ڈاکٹر احمد نبی خان)	انگریزی	100/=	$-04
14	گندھارا آرٹ ان پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی)	انگریزی	100/=	$-04
15	وحدتِ افکار (علاقائی شاعری سے انتخاب)	اردو	100/=	$-04
16	اسلامی معاشرتی اقدار	اردو	15/=	$-01
17	پاکستان پکٹوریل (دوماہی)	انگریزی	40/= فی شمارہ 200/= سالانہ	$-35 سالانہ
18	المصور (دوماہی)	عربی	40/= فی شمارہ 200/= سالانہ	$-35 سالانہ
19	سروش	فارسی	15/= فی شمارہ 150/= سالانہ	$-20 سالانہ
20	ماہِ نو (ماہنامہ)	اردو	15/= فی شمارہ 150/= سالانہ	$-20 سالانہ

رابطہ برائے خریداری

مینجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فلمز اینڈ پبلیکیشنز۔ ایف بلڈنگ، ریوپوائنٹ اسلام آباد۔ پاکستان فون:- 051-9202776 فیکس:- 051-9206828